اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ

# مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ دو روپے ۱۲ آنے

نمبر ۹و۱۰ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

# خلقِ محمدی ﷺ

# سرورِ کائنات علیہ الصلوات

مُسلّط تھی عرب پر جبکہ تاریکی جہالت کی
خدا کی سرزمیں پر جب بتوں نے بادشاہت کی
ہمیشہ شوق تھا اہلِ عرب کو قتلِ انساں کا
زمیں میں بیٹیوں کو گاڑ دینا ہی شرافت تھی
غریبوں بیکسوں کو لُوٹ لینا اُنکی عادت تھی
ذرا رنجش ہُوئی انساں کو مٹی میں ملا ڈالا
عرب پر ہی نہ تھی محدود حالت بھیڑیا پن کی
پرستش ملک انگلستان میں ہوتی تھی "وڈن" کی
تھے وحشی ہنگری میں چین میں صد ہا بتخانے
پرانوں کا زمانہ ہند میں اسوقت تھا آیا
یہ فرقہ اس زمانے میں تھا سارے ملک پر چھایا
مزا اٹھا فلک اس کے جہالت کے اصولوں سے
یہ ایسے ملک ہیں جنکو کہ تھا تہذیب کا دعویٰ
حقیقت یہ ہے کل دنیا میں تھا اسوقت اندھیرا
بھیجا بحرِ رحمت سے "دُرِ یتیم" اس نے
وہ سُورج تھا کہ جب چمکا زمیں کے عین مرکز پر
جہالت کی گھٹا جو تھی ہوئی کافور وہ یکسر
ہیں کفر و جہالت نے تھا مارا زندگی بخشی
اگرچہ ہیں مُسلمانوں پہ بے حد آپ کے احساں
غلاموں لونڈیوں کو
تاجِ ہوگاں پرہے نظر ہر ایک ہندو کی
غرض فیروز ہے ذاتِ محمدؐ فیض کا چشمہ
مساوات اور اخوت کا علم جس نے ہے لہرایا
ادا ہوں کس طرح دُنیا پہ جو احسان ہیں اُس کے

گھٹائیں چھا رہی تھیں ہر طرف کفر و ضلالت کی
صفت اولادِ آدم میں رہی کوئی نہ عظمت کی
نہ تھا قانون درجہ ایک تھا انسان و حیواں کا
نشانہ اپنے بھائی کا بنانا اک شجاعت تھی
درختوں پتھروں کو پُوجنا اُن کی عبادت تھی
کسی کو قتل کر ڈالا کوئی زندہ جلا ڈالا
فرانسیسی ستم سے مٹ رہی تھی قوم سیکشن کی
جہالت ملک فارس میں تھی اوثان مزیّن کی
جلاتے تھے بشر کو مصر میں مذہب کے دیوانے
کہ سہرا بام مارگ کے علم کا یا تھا لہرایا
بگاڑ ڈالا تھا اس نے ہند کی تہذیب کا پایا
زمیں تھرّا گئی اس کے عبادت کے اصولوں سے
زبوں تر حال تھا اس سے سوا دیگر ممالک کا
یہ دیکھا اور بحرِ رحمتِ باری میں جوش آیا
"محمدؐ مصطفٰے صلّو علیہ مرسل کریم اس نے"
اجالا ہوگیا ہر سو منور ہوگیا ہر گھر
لگا اطلاق ہونے اشرف المخلوقات انساں پر
حیاتِ جاوداں بخشی دوبارہ زندگی بخشی
مگر مہرِ نبوت کل مذاہب پر ہے نور افشاں
بنایا آپؐ نے نوعِ بشر کو نیک دل انساں
ہُوئے ہیں منکرِ رہبانیت لاکھوں ہی عیسائی
جہاں میں دینِ فطرت مذہبِ اسلام ہی اسکا
غلاموں کو بنا کر شاہ تختِ سلطنت بخشا
بشر تو کیا ملائک تابعِ فرمان ہیں اُس کے

[illegible]

مولانا فیروز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۳۵ء

# خلق محمدیؐ

## بے نظیر اخلاق

شہادت یہ دیتا ہے ربِّ رحیم
کہ اے پیارے رسولِ کریمؐ

یہ اخلاق و عادات و سیرت تری
بڑے اعلیٰ درجے پہ واقع ہوئی

شجاعت شہامت عبادت میں آپؐ
سخاوت ریاضت صداقت میں آپؐ

نظیر اپنی رکھتے نہ تھے مطلقاً
مفصل بیاں ہوگا اس بات کا

## حضرت عائشہؓ کی شہادت

یہ فرماتی ہیں حضرتِ عائشہؓ
کہ خلق آپؐ کا صاف قرآن تھا

مقرر جو اخلاق سے درجہ تھا
وہ اعلیٰ سے اعلیٰ نبیؐ کو ملا

## غلام خاص کی شہادت

بیاں کرتا ہے خادم آنحضورؐ
کہ نام اُسکا تھا انس مالک کا پور

غُلامی میں میں دس برس تک رہا
خفا ہو کے مجھ کو نہ اُف تک کہا

سفر ہو ہمارے لئے یا حضر
کیا کرتا تھا کام میں جس قدر

زیادہ کہیں اس سے کرتے تھے کام
وہ محبوب یزداں رسولِ انام

جو گھر والوں سے کوئی کہتا مجھے
عنایت سے جھٹ روک دیتے اُسے

ہو کیوں اُس بیچارے پہ ہوتے خفا
ہے کس واسطے اُسکا پیچھا کیا

مجھے کام کو جب روانہ کیا
تو میں راہ میں کھیلنے لگ گیا

بہت دیر کے بعد نکلے حضورؐ
تبسم سے فرمایا اے بے قصور

ابھی تک نہ وہ کام تم سے ہوا
ہمارا بڑا حرج تم نے کیا

کبھی ہاتھ سے اپنے مارا نہ تھا
کہ دُکھ دینے والا وہ پیارا نہ تھا

رہِ حق میں کرتے رہے بس جہاد
کہ جس سے ہو خوشنود ربِّ عباد

## فواحش سے دُور رہنا

کبھی کی نہ تھی بے حیائی کی بات
نہ دیں گالیاں لعنتیں واہیات

## ضبطِ غضب

جو غصہ میں آتے تو فرماتے یوں
اسے کیا ہوا ۔ وہ بنا ایسا کیوں

ہو آلودۂ خاک اُس کی جبیں
کہ اُس نے کیا کام اچھا نہیں

بُرائی کے بدلے نہ کرتے بُرا
اگر مرد تھا احسن الی من اسا

## حدودِ الٰہی کی حرمت

حدودِ الٰہی سے بڑھتا کوئی
تو آجاتے اک جوش میں پھر نبیؐ

زمیں کانپ جاتی ۔ لرزتا فلک
نشاں اُس کے موجود ہیں اب تلک

## بددُعا سے انکار

تکالیف دیں کافروں نے جو سخت
تو اصحابؓ کہنے لگے نیک بخت

کریں آپؐ اُن کے لئے بددُعا
کہ برباد جلدی ہوں بے دیں بھیا

یہ فرمایا حضرتؐ نے اُس کا جواب
کہ دکھلانے آیا ہوں راہِ صواب

جہاں کیلئے ابرِ رحمت ہوں میں
بہارِ گلستانِ حکمت ہوں میں

مری شان کے شایاں نہیں مطلقاً
کروں خلق کیواسطے بددُعا

## عام اخلاق

چلی آئی دیوانی عورت کوئی
رسُولِ خدا سے یہ کہنے لگی

اجی کام کر دو مرا تم شتاب
چلو تم فلانے کی ماں اُس گئی
میں چلنے کو تیار ہو لو بس چلو
محبت تھی مسکینوں سے خاصکر
نہ دعوت سے انکار کرتے کبھی
ہو آزاد یا کوئی ادنےٰ غلام
کیا کرتے توقیر اہلِ شرف
ہوا کرتا جس قدر کا آدمی
محبت تھی اصحابؓ سے بس کمال
انہیں پوچھنے جایا کرتے ضرور
جنازوں پہ تشریف لیجاتے تھے
اگر ہدیہ لاتا کوئی۔ تو ضرور
اسی قدر یا اس سے بڑھکر کبھی
لگاتے نہ کھانے کی چیزوں پہ عیب
دیا جاتا بستر نہ کوئی اگر
تواضع ہر اک امر میں لاتے تھے
کہا کرتے تھے میں بھی بندہ ہوں ایک
پسندیدہ ہوتا نہ کھانا اگر
پسند آپ کو دودھ شیرینی تھی
ہر اک کام کی کرتے جب ابتدا
پسند آپؐ کرتے تھے ہر کام کو
مگر کرنا ہوتا اگر ناک صاف
اسی طرح استنجے کا حال تھا
پیاز اور لہسن سے پرہیز تھا
صفائی ہے پاکیزگی کا سبب

دیا نرمی سے آپؐ نے یہ جواب
جدھر چاہتا ہے ٹہلوا یہ بھی
نہ گھبراؤ اتنی خفا تم نہ ہو
حقارت نہ کرتے تھے خیر البشرؐ
نہ تفریق امیروں غریبوں میں تھی
سبھی پاس جاتے علیہ السلام
تھی درجہ بدرجہ ہر اک سے شغف
اسی قدر کرتے مدارات بھی
دگرگوں جو ہوتا ذرا انکا حال
عیادت بھی فرمایا کرتے ضرور
جو مرتے عزیز انکا غم کھاتے تھے
قبول اسکو کرلیتے باصد سرور
دیا کرتے اکثر عوض آپؐ بھی
جو ملتا وہ کھا لیتے بیشک و ریب
تو پھر لیٹ رہتے کسی فرش پر
لگاکر نہ تکیہ کبھی کھاتے تھے
اسیطرح کھاتا ہوں جس طرح عبد
تو خاموش اٹھا دیتے بار دگر
دیا تھی محبت ترے گوشت کی
تو لے لیتے پہلے سے نام خدا
کہ وہ داہنے ہاتھ سے اُنکے ہو
تو بائیں سے کرتے اسے پاک صاف
یہی قاعدہ ہر مہ و سال تھا
کہ کچے سے بدبو ہی آتی سدا
اسی واسطے کرتے مسواک سب

پسند آپؐ خوشبو کیا کرتے تھے
پیالہ تھا لکڑی کا رکھا ہوا
اسی میں ہر اک قسم کی چیز کو
بہت سرد پانی جو میٹھا بھی ہو
اگر کھانا ہوتا کوئی کھانا ساتھ
بدزاں بعد پڑھتے ہمیشہ دعا
کہ جس نے کرم سے ہمیں یہ دیا
زمیں پر تھا کھانے کا سادہ طریق
یہ فرمایا کرتے علیہ السلام
رہے انتظار اس کو فرمان کا
مجھے چند لقمے ہی کافی ہیں بس
تواضع کا یہ حال تھا آپؐ کی
فضیلت نہ اسپر بھی دینا مجھے
ورع اتقا آپؐ میں اس قدر
تو دیتے نہ تھے ہاتھ میں ہاتھ کو
نہ خلوت میں عورت سے کرتے تھے بات
حیا میں کنواری سے بڑھکر تھے آپؐ
کہے عائشہؓ کھل کھلا کر کبھی
جو خوش ہوتے تھے مسکرا دیتے تھے
جب آتے تھے گھر میں رسولِ انامؐ
جو کپڑے تھے خود سی لیا کرتے تھے
نہ تھا جوتیاں گانٹھنے سے بھی عار
یہ ہے ایک دفعہ کا ذکرِ سفر
لگے کرنے جب کھانے کا انتظام
رسول الٰہی نے فرمایا یوں

سدا اسکی چاہت کا دم بھرتے تھے
جو زنجیر آہن سے جکڑا ہوا
پیا کرتے تھے آپؐ خورسند ہو
وہ مرغوب تھا شاہ لولاک کو
تو پہلے بھی پیچھے بھی دھو لیتے ہاتھ
خدا ہے سزاوار حمد و ثنا
کھلایا۔ پلایا۔ مسلماں کیا
رہا کرتے اللہ سے دائم شفیق
لگا کر نہ دل کھاؤں جیسے غلام
اسی طرح ہے حال نازک مرا
بٹھا کر کروں کیا زیادہ ہوس
کہ فرمایا گندے ہیں یوستی نبیؐ
کہ نفرت بڑی سخت ہے فحش سے
پئے بیعت آتی تھی عورت اگر
کہ یہ بھی ہے دنیا میں اک نیک خو
کہ پرہیزگاروں کی ہیں یہ صفات
سمائے نبوت کے اختر تھے آپؐ
نہیں ہنستے دیکھے ہیں میں نے نبیؐ
ذرا غنچۂ لب کھلا دیتے تھے
تو گھر والوں کے ساتھ کرتے تھے کام
ادھر دودھ بھی دوہ لیا کرتے تھے
کہ ذاتِ معلےٰ میں تھا انکسار
تھے اصحابؓ ہمراہ والا گہر
تو ہر ایک نے لے لیا ایک کام
کچھ ایندھن ہی جنگل سے چن لاتا ہوں

سبھی نے کیا عرض باصد ادب
نہ کھینچیں کوئی آپؐ رنج تعب

غلامانِ حضرتؐ ہیں حاضر تمام
تو تنہا ہی یہ حل کر لینگے کام

کہا آپؐ نے تم ہو سب عقلمند
پر اللہ کو یہ بات ہے ناپسند

رفیقوں سے ممتاز ہو بیٹھے ایک
بنے خود بخود وہ اُن سے اعلیٰ و نیک

یہ کہتے ہی چن لائے ایندھن حضورؐ
نہ تھا قلب صافی میں کچھ بھی غرور

## ہیبت اور محبت

کوئی شخص گر دفعۃً دیکھتا
تو ہیبت زدہ ہو کے گھبراتا تھا

مشرف زیارت سے ہوتا جب
تو پاتا اُنہیں مایۂ صد طرب

محبت سے دل میں سما جاتے تھے
غلامی پہ مائل ہو کر آتے تھے

## ملاقات کا طریق

ملاقات کے وقت با اہتمام
دیا کرتے تھے پہلے پہلے سلام

نہ کرتے تھے اس بات کا انتظار
کہ پہلے ہمیں کہدے وہ ایک بار

## چھوٹوں بڑوں پر مہربانی

کبھی چھوٹے لڑکوں پہ ہوتا گذر
تو دیتے سلام اُنکو خیرالبشرؐ

جو ملتے تو ملتے کشادہ جبیں
کہ روشن تھا وہ مثلِ ماہِ مبیں

بلاتا کوئی گر تو لبیک سے
جواب آپؐ حاضر ہو نہیں دیتے تھے

مناسب ادب سے نبیؐ بیٹھتے
نہ پھیلا کے پاؤں کبھی بیٹھتے

کنارے پہ مجلس کے آ بیٹھتے
نہ بالا نشیں بن کے جا بیٹھتے

پکڑ لیتا جب ہاتھ کوئی بشر
تو اُس سے چھڑاتے نہ تھے بیشتر

زنِ پیر کو کام کر دیتے تھے
دُعائیں دلِ زار کی لیتے تھے

کئی لوگ پانی کے برتن لئے
چلے آتے تھے اپنا سر خم کئے

کہ دستِ مبارک فرا ڈال کر
ہمیں فیض پہنچائیں خیرالبشرؐ

نہ کرتے تھے انکار حضرتؐ کبھی
اگرچہ ہوا کرتی سردی بڑی

جو اک شخص حاضر ہوا سامنے
تو وہ کانپنے لگ گیا رعب سے

یہ فرمایا نرمی سے ڈرتے ہو کیوں
کہ میں بھی تو فرزند عورت کا ہوں

کوئی بادشاہ میں نہیں مطلقاً
نہ جبر و تعلّی ہے شیوہ مرا

## خوش اخلاقی

خوش اخلاقی تھی آپؐ میں اسقدر
کہ پالا تھا بچے نے اک جانور

رکھا شوق سے نام اُس کا نغیر
جسے لال کہتے ہیں برنا و پیر

قضائے الٰہی سے وہ مر گیا
تو تسکین دینے گئے مصطفٰےؐ

مقفّٰے کلام اُس سے کرنے لگے
کہ خوش ہو کے رنج و الم چھوڑ دے

## بے تکلفی اور ظرافت

ظرافت کی باتیں بھی ہو جاتی تھیں
جو رنج و الم سارے کھو جاتی تھیں

مگر بولتے تھے نہ سچ کے سوا
کہ ہے جھوٹ کہنا سراسر بُرا

## اونٹنی کا بچہ

کیا عرض اک شخص نے آن کر
مجھے آج پیش آ گیا ہے سفر

سواری مجھے مہربانی سے دیں
ذرا بخشش و جُود سے کام لیں

کہا بچہ اک اونٹنی کا تجھے؟
سواری کی خاطر میں دونگا تجھے

لگا کہنے سائل اسے کیا کروں؟
ستم بچہ پر چڑھ کے گرتا پھروں

اسے ہنس کے فرمایا کل اونٹ کیا؟
نہیں اونٹنی ہی کے بچے بھلا

وہ بچے نہیں اونٹنی کے اگر
تو کس کے ہوئے پھر؟ بتا بے خبر

## ستّو کا بُت

صحابیؓ نے یہ ذکر آ کر کیا
مجھے فائدہ میرے بُت نے دیا

پریشان سب سُننے والے ہوئے
کہ بُت نے دیا نفع کیونکر اُسے

کہا اُس نے جب میں سفر کو گیا
تو ستّو کا اک بُت بنا کر لیا

لگی بھوک رستے میں جب پُر اثر
تو کھایا اُسے میں نے جھٹ توڑ کر

## کوئی بڑھیا جنّت نہ جائے گی

حضورؐ ایک بڑھیا زنِ پیر کو
لگے کہنے اک دن سُن اے نیک خو!

کوئی بڑھیا جنّت کے باغات میں
نہ جائیگی بالکل یقیں ہے ہمیں۔

وہ گھبرا گئی سخت حیراں ہوئی  عجب ایسی سُنکر پریشان ہوئی
تو حضرتؐ نے ہنس کر کیا یُوں بیان  یہ سچ ہے اسی طرح ہوگا وہاں
کہ ایمان والی سبھی عورتیں  جواں ہو کے جائینگی فردوس میں

## ایک اعرابی کا حضور صلعم کو ہنسانا

سُناتے ہیں اک روز کا ماجرا  اک اعرابی خدمت میں حاضر ہوا
وُہ یہ چاہتا تھا کروں التماس  مگر تھے رسُولِ خداؐ کچھ اُداس
صحابہؓ نے روکا بلاؤ نہ تم!  کسی فکر میں ہیں ستاؤ نہ تم
خدا کی قسم کھا کے کہنے لگا  بھلا میں ہوں اس طرح رہنے لگا
اُنہیں بے ہنسائے نہ چھوڑونگا میں  قسم اپنی بالکل نہ توڑونگا میں
کہا اے رسُولِ خُدا مصطفٰے  مرے والدین آپؐ پر ہوں فدا
سُنا ہے کہ دجال لاکر ثرید  بنائے گا عالم میں اپنے مرید
تو کیا آپؐ فرماتے ہیں یہ مجھے  کہ یہ بندہ محروم اس سے رہے
یہاں تک کہ مرجائے ہو کر نزار  رہے دل میں ارماں حسرت کا خار
دیا یہ کہ میں اُسکو کھاتا رہوں  مزے لے کے ہنستے لگاتا رہوں
تو جب خوب تن جاؤں۔ اللہ پہ  میں ایمان لانے کی دیدوں خبر
بِدھر کرکے انکار دجال سے  کہوں لعنتی ہے تو اعمالؔ سے
یہ سُنتے ہی حضرتؐ کو آئی ہنسی  او داسی جو تھی ساری جاتی رہی
دُعا دی کہ جا تو بھی ہوگا غنی  اسی سے کہ جس سے مسلماں سبھی

## ایک ہدیہ دینے والا

کسی شخص کو یہ خبر مل گئی  کہ مُہدی کو بھی ہیں کھلاتے نبیؐ
وُہ گھی شہد ہدیہ بنا لاتا تھا  اُسے بیٹھ کر ساتھ پھر کھاتا تھا
جو داموں کا ہوتا تقاضا کبھی  تو کہتا ذمہ دار ہیں آپؐ ہی
حضور انورؐ اُس کا نہ کرتے خیال  نہ آیا کبھی اُس پہ رنج و ملال
کئی بار اس طرح اُس نے کیا  گرہ سے رسُولِ خداؐ نے دیا

## خادم سے خوش طبعی

یہ تھی دل لگی آپؐ کی انسؓ سے  کہ دو کانوں والے تھے کہتے اُسے

## کھجوروں کی گٹھلیاں

یہ اک روز کا ماجرا ہے سنو!  کہ اصحابؓ بیٹھے تھے کچھ نیک خو
اُنہیں میں تھے شامل شہ بوترابؓ  مؤدب بہ پیشِ رسالت مآبؐ
کھجوریں سبھی کھا رہے تھے وہاں  نکلتی تھیں منہ میں سے جو گٹھلیاں
سبھی رکھتے جاتے تھے پیشِ علیؓ  جو کھا بیٹھے کہنے لگے یوں نبیؐ
ہوئیں کس کے آگے بہت گٹھلیاں  کہ تا کھانے والے کا ہو امتحاں
علیؓ نے کہا دیکھو وہ آدمی!  جو ہر کھا گئے گٹھلیاں ساتھ ہی

## آسان کام اختیار کرنا

دیا جاتا دو کاموں میں اختیار  تو کرتے پسند آپؐ آسان کار
اگر بات ہوتی گناہ کی کوئی!  تو اس سے کیا کرتے نفرت بڑی

## مشکل پیش آنے کے وقت سجدہ کرنا

جو مشکل کوئی پیش آجاتی تھی  پریشانی دل میں نہ کچھ آتی تھی
نمازوں میں مشغول ہو جاتے تھے  یہ صبر و قناعت یہ فرماتے تھے
کہ انسان سجدہ میں پاتا ہے نور  حضورِ خدا سے نہیں رہتا دور

## دست با کار۔ دل با یار

وہ ذکرِ الٰہی میں رہتے سدا  نہ ہوتے تھے غافل کبھی مطلقاً
رکھا کرتے تھے ہاتھ گو کار میں  مگر قلب تھا فکرِ دلدار میں
بہر حال یادِ خدا میں رہے  پئے اُمت خود دعا میں رہے

## بیبیوں سے سلوک

اگرچہ تھیں نو بیویاں آپؐ کے  گذاری مگر عدل و انصاف سے
ہوئے خانہ داری کے جتنے امور  کسی میں نہ پڑنے دیا کچھ فتور
نمونہ دکھایا یہ اعلےٰ بڑا  نہ بالکل کسی طرح جھگڑا پڑا
ہر اک گھر کی باری مقرر ہوئی  کہ تفریح جس سے میسّر ہوئی

## فصاحت بلاغت

لِکھوں حال کیا خوش بیانی کا میں  کہ اُسکے تو دشمن بھی مداح ہیں

جو فصیح و ابلغ بنے پھرتے تھے
وہ آیات سن سن کے گرتے تھے

وہ یوں میٹھی باتیں کیا کرتے تھے
کہ دشمن بھی الفت کا دم بھرتے تھے

## حدودِ الٰہی کی پابندی

عدالت میں جاری الٰہی حدود
ہوئے قایم ایسے بفضلِ ودود

کہ مجرم پہ ہرگز نہ رحم آتا تھا
نہ کرنے سفارش کوئی پاتا تھا

اگر ایسا کرتے علیہ السلام
تو رہ سکتا پھر کس طرح انتظام

## پیشگوئی

بصد ہمت و استقامت کہا
رہونگا ضرر سے سلامت سدا

## استقلال

وہ کمزور اپنا نہ دل رکھتے تھے
ارادہ بڑا مستقل رکھتے تھے

## توکل

توکل کا یہ حال تھا کل عرب
عدو آپؐ کا ہوگیا بے ادب

یہود و نصاریٰ و مشرک تمام
کل اقوام ہوئے زین خاص و عام

مخالف ہوئے کچھ بھی پروا نہ کی
کہ تھی شمعِ اسلام کی لو لگی

نگہبان کوئی نہ تھا جز خدا
نہ تھا دشمنوں سے حذر مطلقاً

ابوبکرؓ نے جب کہا اے حبیبؐ
ہیں آ پہنچے دشمن ہمارے قریب

کہیں قابو ہم پر نہ پا جائیں یہ
اچانک یہاں پر نہ آ جائیں یہ

تو فرمایا حیران ہوتے ہو کیوں؟
یہ ہوش و حواس اپنا کھوتے ہو کیوں؟

نہ ہرگز کرو غم کہ اللہ ہے ساتھ
وہی ہم غریبوں کا پکڑیگا ہاتھ

## کامیابی کا یقین

صداقت پہ اپنی یقیں تھا بڑا
اسی واسطے دیتے تھے یوں ندا

کہ میں جلد ہو جاؤنگا کامیاب
مخالف مرے ہونگے خانہ خراب

## سفر کا پیش آنا اور بیبیوں کی نسبت قرعہ اندازی

سفر پیش آ جاتا تھا جب کوئی
تو اس بی بی کو ساتھ لیتے نبیؐ

کہ جس کا نکلتا تھا قرعے سے نام
یہ تھا عدل و انصاف کا اہتمام

مگر پھر بھی اکثر یہ کرتے دعا
الٰہی اگر ہو گئی ہے خطا

تو کر دے معاف اپنے غفران سے
کہ نسیان ممکن ہی انسان سے

یہ تقسیم میری ہے پروردگار
کہ حاصل تھا جسمیں مجھے اختیار

مگر جسمیں حاصل نہیں اختیار
سوال اسکی بابت نہ ہو زینہار

## آپؐ کا انتقال

وہ بیماری جس میں ہوا انتقال
یہ جی چاہتا تھا یہی تھا خیال

کہ میں گھر میں صدیقہؓ کے جا رہوں
مصیبت ہے جتنی وہاں جا سہوں

اگرچہ تھے مرضی کے مالک جنابؐ
مگر پھر بھی حضرت رسالتمآبؐ

اجازت سبھی بیویوں سے لئے
خوشی سے انہیں کی وہاں تھے گئے

یہانتک کہ عالم سے رخصت ہوئے
روانہ ہوئے باغِ جنت ہوئے

## تدبیر کی پختگی

تدابیر پر غور کرنا ذرا
دیا اپنے دشمن کو نیچا دکھا

مخالف جو تدبیر کرتے رہے
شرارت کی راہ میں گذرتے رہے

ذرا بھی نہ پہنچا انہیں کچھ ضرر
بڑھا بلکہ دینِ خدا بیشتر

جو منصوبے وہ باندھ کر لاتے تھے
اسی سے ہلاک آپ ہو جاتے تھے

## دیانت و امانت

دیانت امانت صداقت کا حال
لکھیں کیا کہ اسمیں تھا حاصل کمال

بعہدِ شباب آپؐ مشہور تھے
نظر میں بزرگوں کے منظور تھے

گواہی یہ سارا عرب دیتا تھا
کہ بے شبہ صادق امیں ہے بڑا

## لاثانی ہونا

مخالف شہادت دیا کرتے تھے
وہ ہر جگہ اکثر کہا کرتے تھے

یہ عصمت میں عفت میں اخلاق میں
نظیر اپنی تھے آپ آفاق میں

غرض قصہ کوتاہ یہ ہر دو سرا
نہیں آپؐ سا ایسا کوئی دوسرا

نہ امت کو غمخوار ایسا ملے
نہ اولاد کو باپ اُن سا ملے

کسی کو ملے گا نہ ایسا رفیق
دکھائے جو مکتی کا سیدھا طریق

مریدوں کے مرشد ہیں ایسا کمال — کہ جیسا نبیؐ میں تھا بالکل محال
بھلا ایسا اُستاد شاگردوں کا — زمانہ میں کوئی نظر آئے گا
نہ ایسا بڑا منتظم ملک کا — نہ ایسا مقنّن کوئی ہوویگا
کہاں مجرموں کے لئے وہ نذیر — کہاں مومنوں کے لئے وہ بشیر
یہ ممکن نہیں ہے نہ ہوگا کبھی — کہ لاثانی دنیا میں تھا وہ نبیؐ

## چار گناہوں کو نہایت آسان تدبیر سے چھڑانا

تھی دانائی اتنی کہ مَیں کیا کہوں — چھڑا دیتے تھے جلد فعلِ زبوں
گنہ سوز فطرت بتا دیتے تھے — کئی نکتے دم میں سمجھا دیتے تھے
ہوا ایک شخص ایکدن باریاب — کیا عرض میں ہوں بحالِ خراب
گذارش مری رحم سے ہو قبول — بُری خصلتیں چار ہیں یا رسولؐ
جو مجھ سے نہیں دُور ہو سکتی ہیں — نہایت ہی تنگ آگیا اُن سے مَیں
یہ فرمایا۔ بتلاؤ کیا خصلتیں — تمہارے لئے بن گئیں آفتیں
کہا اُس نے کرنے نہ دیں نیک خو — زنا جھوٹ چوری شراب اے حضورؐ
ہے یکدفعہ ترک انکی ازبس محال — مگر فضلِ حق ہو جو شامل بحال
تو ممکن ہے یہ چھوٹ جائیں سبھی — خیال اُن کا دل میں نہ آئے کبھی
یہ ارشاد فرمایا۔ تم جھوٹ کو — اسی دم بعہدِ قوی چھوڑ دو
کیا پختہ وعدہ جہاں تک ہوا — نہ بولوں گا مَیں جھوٹ باتیں ذرا
کہ یہ امر مشکل نہیں مطلقا — سمجھتا ہوں آسان اسے چھوڑنا
ہوئی رات جب چاہا پی لے شراب — مگر یاد آیا جو پوچھیں جنابؐ
تو کیا دونگا انکو بھلا میں جواب — کہ ہر طرح میرے لئے ہے عذاب
جو سچ بولا خلقت میں رسوا ہوا — کہا جھوٹ۔ وعدہ شکن بن گیا
علاوہ ازیں جام گر پی لیا — زنا پہ بھی مجبور ہو جاؤں گا
مصیبت ہے اقرار و انکار میں — مذلّت ہے اسرار و اظہار میں
سمجھ سوچ کر چھوڑ ڈالا انہیں — کہ دو تو ہیں بیشک یہ بد خصلتیں
ازاں بعد چوری پہ مائل ہوا — مگر یہ بھی اک امر مشکل ہوا
کہ جب صبحدم جاؤنگا میں وہاں — جواب اُس کا پھر کیا کرونگا بیاں
کہا سچ اگر جائیگا مال سب — گرفتار ہونگا بہ رنج و تعب
کہا جھوٹ تو بھی بُری بات ہے — کہ توبہ شکن ہوتا۔ بدذات ہے
جو پہلو سبھی سوچے آیا خیال — چلوں کیوں نہ دُنیا میں پھر نیک چال
چلو سب سے توبہ کئے دیتا ہوں — عوض میں رضائے خدا لیتا ہوں
اُسی وقت خدمت میں حاضر ہوا — یہ کی التماس اے رسولِ خدا
تری بات بیشک ہے حکمت بھری — سزاوار تجھ کو ہے پیغمبری
جو اک جھوٹ چھوڑا تو سارے گناہ — چھٹے خود ہی۔ ورنہ میں ہوتا تباہ
یہ سنکر ہوئے خوش رسولِ کریمؐ — دُعا دی تجھے بخشے ربِّ رحیم

## نزع سے کعبہ کا بُنیادی پتھر جھگڑا کاٹنا

ہے کعبہ کی تعمیر کا واقعہ — ہوا حجرِ اسود سے جھگڑا بپا
ہر اک قوم کہتی تھی عزت یہ ہم — لیے ہم ہی رکھینگے حق کی قسم
یہ جھگڑا بڑھا جوش سے اسقدر — لڑائی لگی ہونے اس بات پر
یکایک رسولِ خدا آ گئے — بڑا اس جوش کو ٹھنڈا کروا گئے
بنائے گئے آپؐ اُس جا حَکَم — تو فرمایا تم صلح کر لو بہم
حجر ایک چادر میں رکھ دیجئے — ہیں جتنے رئیس اُنکو کہہ دیجئے
کہ ایک ایک پلّہ پکڑ لیں تمام — مقرر جگہ پر رکھیں بے خصام
عمل اُسپہ کرکے بہم خوش ہوئے — اور اس کشت و خوں سے سبھی بچ گئے

## حلم

کرے کوئی بڑھ بڑھ کے کتنی ہی بات — مگر آپؐ لمبا نہ کرتے تھے ہاتھ
بڑے حلم سے آپؐ دیتے جواب — مجسّم تھے نرمی رسالتمآبؐ

## حلم و ملائمت آنحضرتؐ کا امتحان کر کے ایک یہودی کا مسلمان ہو جانا

روایت ہے حضرتؐ کو دینے تھے دام — یہودی کے جو تھا اَلدّ الخصام
مقرر تھی مدّت ادا کرنے کی — مگر اُس نے بدعہدی اس طرح کی

کہ پہلے ہی آکر تقاضا کیا ۔ کہا جلد کر دیجئے دام ادا
وہ جوں جوں تقاضے میں سختی کرے ۔ رسولؐ اس کے بدلے ہیں نرمی کرے
یہ کہنے لگا آخر کار آپؐ کو ۔ کہ تم سب کے سب ایسے بدعہد ہو
جو لے لیتے ہو کوئی شے لا کلام ۔ تو دینے کا پھر تم نہیں لیتے نام
یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ بول اٹھے ۔ ارے موذی کافر یہ کیا بک چلے
چلو ورنہ گردن اڑا دونگا میں ۔ مزہ بولنے کا چکھا دونگا میں
کہا آپؐ نے اے عمرؓ چپ رہو ۔ کرو حوصلہ مت اسے کچھ کہو
تمہیں چاہیئے تھا کہ کہتے مجھے ۔ ادا قرض فی الفور کر دیجئے
اُسے کہتے نرمی سے بولو بھئی ۔ ہے گستاخی کرنی سفاہت بڑی
چلو قرض ادا کر دو اُس کا سبھی ۔ کرو فیصلہ۔ اے عمرؓ بس ابھی
جھگڑنا پڑا۔ اُس کو اس واسطے ۔ زیادہ بھی دیدینا احسان سے
یہودی نے یہ نرمی دیکھی عجب ۔ تو کہنے لگا اے نبیؐ عربؐ
مسلمان ہوتا ہوں میں شوق سے ۔ خطا پر قلم عفو کی پھیر دیجئے
معاف آپؐ للہ کر دیجئے ۔ یہ دامان مقصود بھر دیجئے
یہی وصف تورات میں ہے لکھا ۔ نبیؐ کا جو ختم الرسل ہو ویگا
کہ جوں جوں کوئی اُن سے سختی کرے ۔ وہ توں توں مخاصم سے نرمی کرے
خدا آپ شاہد ہے اس بات کا ۔ کہ تھے نرم دل ہی رسولِ خدا
چنانچہ لکھا ہے یہ قرآن میں ۔ کہ لوگوں پہ خالق کی ہیں رحمتیں
جو بھیجا نبیؐ مہربان نرم دل ۔ ہوئے جاتے ہیں جس سے سب ہی خجل
طبیعت میں ہوتی درشتی اگر ۔ کوئی پاس آتا نہ بارِ دگر
پھر اک دوسری آیت پاک میں ۔ لکھا ہے نبیؐ کی ہیں سب برکتیں
وہ ہمدرد ایسا ہے تم لوگوں کا ۔ گذرتا ہے شاق اسکو رنج و عنا
نہیں دیکھ سکتا تمہارا وہ رنج ۔ یہ ہمدردی دیکھیں ذرا نکتہ سنج
اسے فکر بہبود اقوام ہے ۔ غم قوم میں دور آرام ہے
وہ ایمان داروں پہ ہے مہرباں ۔ نہایت ہی الفت رکھے بیگماں

وہ رحمت ہے سارے جہاں کیلئے ۔ ہے برحق نبیؐ ہر زماں کیلئے

## گنوار کا مسجد میں پیشاب کرنا اور آپؐ کا اُسے نرمی سے روکنا

جو کر دیتا تھا کوئی انساں قصور ۔ تو سمجھاتے نرمی سے اسکو حضورؐ
روائیت ہے مسجد میں آیا گنوار ۔ لگا کرنے پیشاب بے اختیار
صحابہؓ نے دیکھا ہوئے سب خفا ۔ کہا یہ ہے بے شرم اور بے حیا
اسی وقت چاہا نکالیں اُسے ۔ ادب مار کر بس سکھا دیں اُسے
کہا خاتم الانبیاءؐ نے اُنہیں ۔ سزاوار ایسا نہیں ہے تمہیں
نہ پیشاب روکو تم اس شخص کا ۔ کہ احمق ہے نادان ہے بے خطا
جو فارغ ہوا تو بلایا اُسے ۔ بشفقت عنایت بٹھایا اُسے
یہ سمجھایا دیکھو یہ مسجد تمام ۔ ہے خانہ خدا پاک کا لا کلام
عبادت کی خاطر بنائی گئی ۔ اسی واسطے ہے اذاں دی گئی
مناسب نہیں بول کرنا یہاں ۔ کہ ہے معبد خاص اسلامیاں

## حاتم کی بیٹی کو رہا کر دینا

کیا کرتے عزت وہ اُن لوگوں کی ۔ جو رکھتے تھے خو اپنی سُدھری ہوئی
غریبوں پہ کرتے تھے شفقت سدا ۔ خیال اُنکا رکھتے تھے صبح و مسا
قبیلہ تھا حاتم سخی مرد کا ۔ وہ اک جنگ میں قید سب ہو گیا
ہوئے پیش ختم الرسلؐ کے وہ جب ۔ تو اک بیٹی حاتم کی تھی باادب
لگی عرض کرنے بہ عجز و بکاء ۔ رسولِ خداؐ ہمکو کردیں رہا
ہوا جو قصور آپؐ کردیں معاف ۔ کدورت سے کر دیجئے دل کو صاف
میں بیٹی ہوں سردار اقوام کی ۔ سخاوت کے میدان کے ضرغام کی
مرا باپ رحمت سے معمور تھا ۔ وہ نیکوئی کرنے میں مشہور تھا
وہ کر دیتا تھا قیدیوں کو رہا ۔ غریبوں کی امداد کرتا سدا
وہ ننگوں کو کپڑے پہنا دیتا تھا ۔ وہ بھوکوں کو روٹی کھلا دیتا تھا
مسافر کی خدمت کیا کرتا تھا ۔ جو مانگے کوئی دیدیا کرتا تھا

کہا یہ تو وہ صاف مومن ہیں سب ۔ پسند ان کو کرتا ہے بے شبہ رب
اگر یوں تیرا باپ کرتا رہا! ۔ تو جاؤ کیا مَیں نے تم کو رہا
جوابِ سوالِ صحابہؓ دیا ۔ کہ چھوڑو تہِ دل سے کبر و ریا
جو ہے نیک خُو وہ ہے محبوبِ حق ۔ ہیں اخلاق نیکو ہی مرغوبِ حق
بہشتِ بریں میں وہی جائیگا ۔ یقیناً وہاں نعمتیں پائے گا

## دُشمنوں کے ساتھ سلوک عفو اور رحم

مخالف جو تھے اُن سے کہتے بھلا ۔ کِسی میں ہے یہ مہربانی بھلا
دیئے مکّہ والوں نے دُکھ بیشمار ۔ نہ آرام لینے دیا زینہار
اِسی حال میں گذرے تیرہ برس ۔ مگر ظالموں کی نہ نکلی ہوس
وُہ ایذائیں دیتے رہے بیحساب ۔ مگر خود ہی آخر ہوئے تھے خراب
تصوّر تکالیف کا لائیں گر ۔ کھڑے رونگھٹے ہوتے ہیں سر بسر
دیا کرتے دن رات جو گالیاں ۔ کروں کس زباں سے میں اُنکو بیاں
وُہ رستہ بناتے تھے پُر ضرر ۔ بکھیرے ہوئے کانٹے آتے نظر
وُہ کچھ سنگدل ایسے آکر ہُوئے ۔ کہ بس جلنے والے پتّھر ہُوئے
مُسلمان پڑھتے تھے جس دم نماز ۔ حضورِ خدا میں بعجز و نیاز
تو اُوپر سے کُفّار آجاتے تھے ۔ غلاظت کے برتن گراجاتے تھے
صحابہؓ سے اکثر کا خوں کر دیا ۔ کئی طرح کا ظلم اُن پر کیا
لِٹاتے اُنہیں دھوپ میں ریت پر ۔ کہ تائب ہوں اسلام کو چھوڑ کر
وُہ چھاتی پہ پتّھر کو رکھ دیتے تھے ۔ جہنّم میں گھر اپنا کر لیتے تھے
وطن سے اُنہیں بے وطن کر دیا ۔ یہ ویران بالکل چمن کر دیا
وہاں بھی نہ راحت سے رہنے دیا ۔ ذلیل اُن کو ہر طرح سے جا کیا
کئے اُن پہ حملے بڑے خوفناک ۔ کہ جس طرح ہو کردیں سبکو ہلاک
شہید اُن سے آخر کئی ہو گئے ۔ کہ بیچارے تعداد میں تھوڑے تھے
نہ کُفّار کو رحم آتا کبھی ۔ وُہ بے ادبیاں کرتے بیحد بڑی
مگر پھر بھی مومن جو تھے وہ سدا ۔ رہے دل میں بس حامیٔ مصطفےٰ

## مکّہ کی فتح کے موقعہ پر سب کو مُعاف کر دینا

خُدا نے اُنہیں فتح مکّہ پہ دی ۔ کہ تھا یہ بھی اک معجزہ احمدؐ ہی
ہُوئی فتح جس روز اُس مکّہ پر ۔ یقیناً مخالف کو تھا یہ خطر
کہ بس آج سب مارے جائینگے ہم ۔ کئے کی سزا سخت پائیں گے ہم
کیا تھا نبیؐ پر جو ظلم و ستم ۔ عوض میں نہ اُسکے کرینگے کرم
ہمیں مار ڈالیں گے دیکر عذاب ۔ کہ مقصد میں اپنے ہوئے کامیاب
مگر اُن کی امید کے برخلاف ۔ وہاں مصطفےٰ نے یہ فرمایا صاف
کہ اے بھائیو اب بتاؤ مجھے ۔ بہت جلد سارے سناؤ مجھے
کہ اب تم سے کیسا کریں ہم سلوک ۔ اسی طرح جس طرح اگلے ملوک
دیا بخش دل کرکے اپنا کرم ۔ اگرچہ ہو کرتے رہے تم ستم
سبھی نے کیا عرض بخشو ہمیں ۔ معاف اپنی رحمت سے کردو ہمیں
ہُوئے ہم سے بیشک بڑے ہی قصور ۔ مگر رحم سے بخش دیں سب حضورؐ
یہ سُنتے ہی بھر آیا دل آپؐ کا ۔ کہ بحرِ کرم جوش میں آگیا
دُرافشاں ہوئے یُوں کہ جاؤ مُعاف ۔ مرا دل ہے تم سب سے بالکل ہی صاف
مَیں کہتا ہوں یُوسفؑ نے جو تھا کہا ۔ کہ الزام تم پر نہیں مطلقا
خدا بخش دیگا تمہارے قصور ۔ کہ لوگوں پہ ہے مہرباں وہ غفور
یہ آواز ایسا اثر کر گئی ۔ کہ نکلی تھی شفقت سے رحمت بھری
سبھی دل سے ممنون ہوئے آپؐ کے ۔ مُسلمان آآکے ہونے لگے
جو کوہِ صفا پر تھے بیٹھے وہاں ۔ لئے جاتے تھے بیعتِ مرد ماں

## ایک اعرابی کی گستاخی اور آپؐ کی نرمی

روایت ہے یہ اک صحابیؓ سے تام ۔ کہ بیٹھے تھے مجلس میں خیر الانامؐ
وہاں سے اُٹھے آپؐ گھر جانا تھا ۔ کِسی کام کے واسطے آنا تھا
اُٹھے ہم بھی سب ساتھ ہی آپؐ کے ۔ جدھر جا رہے تھے اُدھر چل دیئے
یکایک پدیدار بدّو ہوا ۔ نہ سمجھا نہ سوچا نہ ٹھیرا ذرا
بس آتے ہی چادر گلے ڈال لی ۔ نبیؐ کی جو گردن تھی وہ لال کی

وہ بولا بڑے زور سے بے خطر
ہماری بھی رکھتے ہو تم کچھ خبر

خفا آپؐ مطلق نہ اُس پر ہوئے
نہایت ہی نرمی سے پوچھا اُسے

بتاؤ کہ مطلب تمہارا ہے کیا؟
کہ پوری کروں شوق سے التجا

وہ گستاخ شوخی سے بولا مرے
یہ دو اونٹ ہیں غلہ سے لاد دے

کہ جو ہے ترے پاس مال و منال
وہ دراصل ہے ملک ایزد تعال

نہ تیرا نہ وہ ہے ترے باپ کا
کسی کا بھی حصہ نہیں مطلقا

اُسے مسکراتے ہوئے یہ کہا
مَیں بیشک نہیں مالک اموال کا

مگر یہ جو دُکھ تم نے مجھ کو دیا
مراحق ہے بدلہ مَیں لیلوں ذرا

کہا اُس نے بدلا نہ دونگا کبھی
مرے اونٹ دو لاد کر دو ابھی

چلے ہنستے ہنستے نبیؐ کریمؐ
کہا ایک ہمراہی کو اے فہیم

کھجوریں اسے اونٹ پر لاد دو
اور اس دوسرے کیلئے دید جو

## دشمنوں کا اقرار

تمام اہلِ تاریخ لکھتے ہیں یوں
کہ تھا رفق سے پُر نبیؐ کا دروں

منافق جو دشمن نہانی ہوئے
وہ سب قائلِ مہربانی ہوئے

## قرآنی شہادت

وہ اللہ جو ہے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن
یہ کرتا ہے فرمان جانو یقین

کہ نرمی نہ اتنی کرو اے نبیؐ
نہیں ماننے کے یہ کافر ...

## وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ

تم ان پر کرو سختیاں اب شروع
کریں تا شا...

## ایک یہودیہ عورت کا فر...

فریبی یہ لعنت ہے ہمہ ...

وہ اک بکری ...

اسے ...

یہ بکری نہ کھانا اسے زہر ہے
ہے پالا ہوا جبر سے قہر سے

یہ کمبخت آئی ہے کرنے ہلاک
مگر حامی تیرا ہے جب ذات پاک

تو پھر کون نقصان کر سکتا ہے
جو کہتا ہے ایسا عبث بکتا ہے

رسولِ خدا نے یہ پوچھا اُسے
ہے پالا ہوا تو نے کیا؟ زہر سے

وہ بولی کہ سچ ہے ارادہ یہ تھا
اگر آپؐ ہیں خاتم الانبیاء

تو بچ جائیں گے ورنہ مر جائینگے
نجات آپؐ سے سارے ہم پائینگے

یہ سنکر کہا آپؐ نے بے خبر
ہے اک وہم پُر از جنوں سر بسر

یہ منظور اللہ کو ہرگز نہیں
ارادہ ہو پورا ترا یہ کہیں

صحابہؓ نے کی عرض ارشاد ہو
تو ہم سے بھی کچھ عدل برباد ہو

اُسے قتل کر دیں کہ بدذات ہے
شرارت سے پُر اُسکی ہر بات ہے

کہا چھوڑ دو اُسکو ہے بیوقوف
مرا نام خالق نے رکھا رؤف

## یہودیوں کی زبان درازی اور آپؐ کی نرمی

نہ کہتے یہودی سلام علیک
کہا کرتے بلکہ وہ سام علیک

کہ تجھ پر ہلاکت ہو اے مصطفےٰ
یہ سنتے ہی صدیقہؓ نے کہدیا

تمہیں ... ہلاکت ہو اور موت ہو
ہمیں ایسی ...

## مخالفوں سے بھلائی

ثمامہ بن آسال تھا اک رئیس
وہ سمجھا جو اہل عرب کو خسیس

کہ دیتے ہیں حضرتؐ کو ایذا بڑی
عداوت سے حد سے زیادہ بڑھی

تو اُس نے کیا بند غلہ تمام
یمامہ سے جاتا تھا جو لا کلام

لکھا اس پہ کفار نے تنگ ہو
ہمارا نبیؐ جی تمہیں ننگ ہو

صلہ رحم کا کرتے ہو وعظ جب
تو بھوکوں ہمیں ماریئے گا نہ اب

خدارا اُسے حکم دیجئے جنابؐ
کہ بھجوائے غلہ یہاں پر شتاب

لکھا آپؐ نے خط اسی وقت یوں
کہ تکلیف دیتا ہے اُن کو زبوں

چلو چھوڑ دو غلہ کی راہ اب
کہ رحمان عالم پہ ہے میرا رب

فدا دیکھئے آپؐ کا یہ سلوک
نہ دیکھا گیا ایسا حلیم ملوک

جو تھے جان کے دشمنِ تیرہ دل
کیا اپنی رحمت سے اُن کو خجل

## غیر اقوام سے رعائتیں

کیا غیر قوموں سے ایسا سلوک
کہ کرتے نہیں ویسا بالکل ملوک

... نصاریٰ سے ایک
کہ راہب جو دنیا کے تارک ہیں نیک

...

نبوتؐ کا پتھر تھا ایسا گراں
کہ اُس کی گرانی کا کیا ہو بیاں

کہ جس پر گرا - ہو گیا پاش پاش
بس اک دم میں اس کو کر دیا پاش پاش

## پیشگوئی

یہ دعویٰ بڑے زور سے کر دیا
یہ کی پیشگوئی وہاں برملا

کہ دشمن مرے ہوں گے مغلوب سب
وہ کھینچیں گے دنیا میں رنج و تعب

کبھی دشمنوں سے نہ مقتول ہوں
کہ اللہ کی درگاہ میں مقبول ہوں

مرا بال بیکا نہ وہ کر سکیں۔
وہ جو چاہتے ہیں وہی کر چکیں

## میدانِ جنگ میں اظہارِ شجاعت

روایت ہے جب جنگ ہوتا شروع
تو میدان میں آتے بعجز و خشوع

مگر یہ شجاعت کا عالم سنو
کہ جب جا یا کرتے کمربستہ ہو

خطرناک موقعہ پہ ہوتے کھڑے
بہت ہی قریب اپنے کفار سے

وہاں جوش میں آ کے کہتے یہی
میں سچ مچ نبی ہوں میں سچ مچ نبی

نہیں جھوٹ کہتا یہ سچ ہے تمام
مظفر میں ہو جاؤں گا لا کلام

ابھی دو نگا تجھ کو یہاں سے بھگا
یہ تیغِ شجاعت کے جوہر دکھا

لڑائی کے موقعہ پہ بارش ہوئی
تو حضرتؐ کے کپڑے بھی بھیگے سبھی

اُنہیں اور اک نخل سے
سکھانے کی خاطر وہ لٹکا دیئے

...سجگہ لیٹ کر سو گئے
کہ محنت سے ماندہ تھے کچھ ہو گئے

## ...ث پہلوان کا ایمان لانا

...ن عرب
کہ مدّاح جس کے تھے کفار سب

...ر اُسے جانتے خاص و عام

...ر سوتے وہاں

...ی تلوار سے

...سکے

وُہ مرعوب ایسا ہوُا گر پڑا ۔۔۔ نہ کچھ ہوش اپنے بدن کا رہا
گِئی چھوٹ ہاتھوں سے تلوار بھی ۔۔۔ یہ سمجھا کیا جاؤنگا قتل ابھی
اُدھر لے کے تلوار اُس کی نبیؐ ۔۔۔ لگے پوچھنے اب بتا اے غوی
تجھے کون مجھ سے بچا سکتا ہے ۔۔۔ کہ شوخی سے اتنا عبث بکتا ہے
کہا اُس نے افسوس کوئی نہیں ۔۔۔ مجھے قتل ہو جانے کا ہے یقیں
یہ سُن کر کہا مصطفےٰ نے اُسے ۔۔۔ چلو چھوڑا میں نے تجھے رحم سے
کہ غم کھانے کیواسطے آیا ہوُں ۔۔۔ میں رحمت کے فرمان کو لایا ہوُں
جو غورث نے دیکھی مروت بڑی ۔۔۔ شجاعت۔ جوانمردی۔ رحمت بڑی
تو کلمہ پڑھا اور مُسلم ہوُا ۔۔۔ اور اُس فعل پر اپنے نادم ہوُا
رہِ حق پہ ثابت قدم ہو گیا ۔۔۔ خدا کا جو فضل و کرم ہو گیا

## سخاوت

تھے جود و سخاوت میں بحرِ کرم ۔۔۔ کہ مُنہ مانگی کرتے مرادیں بہم
کوئی چیزِ مانگی نہ ایسی گئی ۔۔۔ کہ جس سے نہیں مُنہ سے نکلی کبھی
وُہ کپڑے بھی اپنے تھے دیتے اُتار ۔۔۔ کہ ہر لحظہ تھی یاد پروردگار
مہینہ جو رمضان کا آتا تھا ۔۔۔ تو ہاتھوں سے سب کچھ نکل جاتا تھا

## اعرابی کی شہادت

پہاڑوں کے مابین اک شخص نے ۔۔۔ رکیا عرض بھیڑیں مجھے دیجیئے
اُسے ساری دیدیں بلا ردّ و کد ۔۔۔ وُہ بولا ہے سوگند ذاتِ احد
مُسلمان ہو جاؤ اے دوستو ۔۔۔ محمدؐ ہے از حد سخی نیک خو
وُہ دیتا ہے اتنا کہ ڈرتا نہیں ۔۔۔ کہ محتاج ہو جاؤنگا میں کہیں

## جوشِ سخاوت

ہوا آٹھویں سال جنگِ حنین ۔۔۔ تو اُسمیں ملا سب کو آرام و چین
ملیں بھیڑ بکری وہاں جس قدر ۔۔۔ وُہ تقسیم کرتے گئے سر بسر
یہانتک کہ کوئی نہ باقی رہی ۔۔۔ تو رستے میں چادر اُتاری گئی
کہا آپؐ نے چھوڑ دو چادر مری ۔۔۔ غنیمت جو تھی وُہ تو سب بٹ چکی

اگر جتنے اشجار ہیں اس قدر ۔۔۔ مرے پاس ہوتے یہاں جانور
تو وہ سب ہی کو بانٹ دیتا ضرور ۔۔۔ بخیلی سے ہوں فطرۃً میں نفور

## نوّے ہزار درہم لٹا دیئے

یہ اک دفعہ کا ذکر سُن لیجیئے ۔۔۔ سخاوت پہ غور آپ کر لیجیئے
درہم پائے حضرتؐ نے نوّے ہزار ۔۔۔ رکھے بوریئے پر بصد انکسار
اُسے بانٹنے لگ گئے شوق سے ۔۔۔ سخاوت کئے جاتے تھے ذوق سے
یہانتک کہ کوئی نہ سائل پھرا ۔۔۔ نہ دامان مقصود جس نے بھرا
جو تقسیم سارے درہم ہو چکے ۔۔۔ اُٹھے آپؐ الحمد پڑھتے ہوُئے

## سائل کو خالی ہاتھ نہ پھیرنا؟

جو سائل نے اک دن سوال آ کیا ۔۔۔ تو پاس آپؐ کے کچھ نہ دینے کو تھا
کہا قرض لے لو مرے نام سے ۔۔۔ میں دیدونگا اپنی طرف سے ا[illegible]
عُمرؓ پاس بیٹھے تھے بولے حضورؐ ۔۔۔ بڑھیں آیتِ لا یکلف ض[illegible]
یہ تکلیف فرمائی کیوں آپؐ نے ۔۔۔ نہیں پاس جب کچھ تو مت دیجیے

## (ثوابِ سخاوت)

یہ فرمایا میرا طریقہ نہیں ۔۔۔ سوالی پھرے مجھ سے خاطر حزیں
رِوایات سے یہ ہے ثابت ہوُا ۔۔۔ یقیناً۔ نہیں اس میں کچھ شک رہا
جو دن بھر کے ایثار کے بعد بھی ۔۔۔ کوئی چیز پاس اپنے رہجاتی تھی
تو ہوتا تھا حضرتؐ کو از بس ملال ۔۔۔ گذرتے کئی طرح کے پھر خیال
گراں جب گذرتا تھا مال و منال ۔۔۔ تو فرماتے خادم سے سُن اے بلال!
اسے جا کے دے آ کسی کو ابھی ۔۔۔ حفاظت سے آرام پائے نبیؐ
ہوُئی جسکو حاجت اسے دیکے آ ۔۔۔ کہ یہ مال لگتا ہے مجھ کو بُرا
ثوابِ سخاوت جو بتلاتے تھے ۔۔۔ تو اکثر نصیحت یہ فرماتے تھے
کئے جاؤ تم خرچ سب اپنا مال ۔۔۔ نہ ہو مفلسی کا تمہیں کچھ ملال
خدا دینے والا ہے دیگا ضرور ۔۔۔ وُہ بخشیگا اجر اُس کا حور و قصو[illegible]

## خوش بیانی

رسُولِ خدا خوش بیاں تھے سے ۔۔۔ زباں سے نہ وصف اُنکا کچھ ہو سکے

مُفصّل کیا کرتے تھے گفت گو
کہ جس سے فصاحت کی آتی تھی بُو

تھے الفاظ کم اور معنے کثیر
کلام آپؐ کا ہوتا تھا بے نظیر

شفیعِ اُمم ۔ سرورِ کائناتؐ
کبھی جلدی جلدی نہ کرتے تھے بات

اگر باتیں گننی کوئی چاہتا
تو گِن سکتا تھا وُہ بصدق و صفا

## فصاحت و بلاغت

مگر وعظ کے وقت آتا تھا جوش
تو اُڑتے تھے اس رعب سے سب کے ہوش

بڑی بھاری آواز ہوتی بلند
جو آتی تھی سب سامعین کو پسند

خبر جیسے دیتا ہے کوئی فہیم
کہ کل آ پڑے گا یہاں پر غنیم

اس انداز سے آپؐ فرماتے تھے
جو ہونا تھا آئندہ بتلاتے تھے

کیا ایک عالم کو حلقہ بگوش
اُسی کے ذریعے بجوش و خروش

[…]ادت یہ دیتے ہیں روشن ضمیر
فصاحت بلاغت میں تھے بےنظیر

## فصیحانِ عرب کا قائل ہونا

وُہ قرآن جو آپؐ لائے یہاں
نہیں جس کا ثانی کوئی بیگماں

فصیحانِ عالم کی ترکی تمام
ہُوئی جس سے بیشک ہے حق کا کلام

عرب کے فصیحوں بلیغوں نے جب
یہ اعجاز دیکھا بتائید رب

تو بول اُٹھے سب ہے یہ بس محال
بشر کوئی دکھلائے ایسا کمال

نظیر اس کی لانی تو ممکن نہیں
نبیؐ کا ہے یہ معجزہ بالیقین

## حضرت علیؓ کی شہادت

تھے حضرت علیؓ اک فصیح جہاں
زباندان و بےمثل و شیریں زباں

لگے کہنے اک دن وہی بوتراب
فصاحت کہاں سے ملی اے جنابؐ

یہ فرمایا حضرتؐ نے سُن لے علیؓ
فصاحت تھی مدت سے گم ہو گئی

وُہ سکھلائی جبریلؑ نے اب مجھے
کہ ہر جز کروں سب کو اعجاز سے

## وحشی کو انساں بنا دیا

تھا حضرتؐ کی تعلیم کا یہ اثر
اثر تھے جو۔ اُن کو بنایا بشر

نظیر اس کی دنیا میں ملتی نہیں
کی باغ عشرت کی کھلتی نہیں

عرب ایسے ضدی ہوں جہّال لوگ
جنہیں مدتوں کا لگا ہو یہ روگ

نہ جن پر ہو عیسائیوں کا اثر
نہ آئیں ذرا اُن سے وہ راہ پر

یہودی بھی کوشش ہوں کرتے رہے
نہ چھوڑیں مگر وُہ تو بُت پوجتے

نبیؐ نے مہذّب بنایا اُنہیں
نہ دیکھا تھا جو کچھ دکھایا اُنہیں

عرب ایسا اکھڑ جو تھا ملک سب
ہُوا وہ مطیعِ رسولانِ رب

وُہ وحشی سے انسان بنائے گئے
وُہ سچّے مسلماں بنائے گئے

سبھی نیک اخلاق اور باخدا
زمانے میں عارف ہوئے بے ریا

## رات کو دن بنا دیا

عرب جتنے جی سب مسخّر ہُوا
وُہ حلقہ بگوشِ پیغمبرؐ ہُوا

صحابہؓ جو تھے پہلے سب مستمند
ہُوئے ہر طرح اُن کے درجے بلند

وُہ پہلے تو بے حد ستائے گئے
وہ اس بعد حاکم بنائے گئے

غلام اُن کے کسریٰ و قیصر ہُوئے
وُہ شاہانِ عالم سے برتر ہُوئے

شہنشاہ جابر جو تھے بن رہے
وُہ تختوں سے سارے اُتارے گئے

ادا دوں کی جگہ دیکھو اللہ کی شان
اسی کی یہ قدرت کا ہے اک نشان

کہ گوشہ نشیں کس مپرس آ گئے
گھٹا بن کے رحمت کی جو چھا گئے

زمانہ کو انصاف سے بھر دیا
رعایا کو شاد اور خوش کر دیا

یہ تبدیلی اُس قوم میں کی گئی
جہالت کی ظلمت میں جو تھی پڑی

نکل آیا نیّرِ ہدایت جو نہی
تو کافور ظلمت سبھی ہو گئی

## دُوسروں کی عزّت و تکریم

یہ فرمایا کرتے تھے اکثر جنابؐ
کرے جو نہ عزت وہ ہو گا خراب

بڑوں کی جو تعظیم کرتا نہیں
جو دل سے تکریم کرتا نہیں

محبت جو چھوٹوں سے کرتا نہیں
دم اُن سب کی عزت کا بھرتا نہیں

وُہ ہم سے نہیں ہے وہ پیارا نہیں
کہ خود غرضی شیوہ ہمارا نہیں

## تواضع و مدارات میں یکتا

کوئی شخص خدمت میں جب آتا تھا
تو خاطر تواضع بڑی پاتا تھا

یہ اک دن کی ہے بات خیر البشرؐ
تھے اصحابؓ خدمت میں واں سقدر

صحابیؓ چلے آئے اوپر سے ایک
جریرؓ اُن کا نام اور از بس تھے نیک

نہ دیکھی جگہ جب تو دہلیز پر
وہ بیٹھے بڑے شوق سے بے خبر

جو حضرتؐ نے دیکھا تو چادر اُتار
اُسے دی کہ بیٹھ اس پر اے میرے یار

لگالی صحابیؓ نے آنکھوں سے وہ
بجوشِ عقیدت لگے رونے وہ

وزاں بعد تہ کرکے وہ پھیر دی
حضورِ معلّےٰؐ میں یہ عرض کی

میں قابل نہیں اس کے ہرگز جنابؐ
یہ ہے نیک خوئے رسالتمآبؐ

کہا آپؐ نے سُن رکھو تم سبھی
جو تم پاس آئے کوئی آدمی

تو تم اُس کی عزت کرو بالضرور
تواضع میں ہونے نہ پائے قصور

## ایک صحابہؓ کو بیٹھنے کے لئے چادر اُتار دینا

جو تکیہ لگا کر کبھی بیٹھتے
اور آتا کوئی ملنے کے واسطے

تو دیدیتے اُس کو وہ تکیہ نکال
نہ لیتا تو اصرار کرتے کمال

بڑوں کی بڑی عزتیں کرتے تھے
سدا اُنکی اُلفت کا دم بھرتے تھے

جو فرمائشیں کرتے لاتے بجا
چنانچہ یہ قصہ ہے اِک دفعہ کا

## اپنی دایہ کی تعظیم

بلایا تھا جس دایہ نے اُنکو شیر
وہ آئی حضورِ نذیر و بشیرؐ

تو چادر مبارک بچھا دی اُسے
بٹھا ہی دیا اُس پہ اصرار سے

کہا مادرِ مہرباں اب بتا
کہ تشریف لانیکا باعث ہی کیا

جو ارشاد ہو میں بجا لاؤنگا
جو مانگو گی فی الفور دِلواؤنگا

کہا اُس نے جو کچھ وہ لائے بجا
جو مانگا تھا اُس نے زیادہ دیا

## خشیۃُ اللّٰہ

عبادت کا یہ حال تھا آپؐ کی
کہ کرتے ریاضت بشوقِ دلی

یہی ذکر فکر اور یہی مشغلہ
دُعاؤں میں مصروف رہتے سدا

کہا کرتے ڈرتا ہوں اللّٰہ سے
حذر اُس کا سب سے زیادہ مجھے

نشست آپؐ کی ہوتی تھی قبلہ رو
تھی ہر وقت مطلوب کی جُستجو

ادا کرتے جس وقت اپنی نماز
تو از حد کیا کرتے عجز و نیاز

## عبادت میں از حد ریاضت

جنابِ پیمبر علیہِ السّلام
تہجد میں کرتے تھے اتنا قیام

کہ پاؤں کھڑے رہنے سے سُوجتے
مگر پھر بھی پڑھتے بڑے شوق سے

یہ لوگوں نے کی التماس ایک بار
کہ ہے آپؐ پر فضل پروردگار

سبھی اگلی پچھلی خطائیں جو تھیں
وہ اللّٰہ نے آپؐ کی بخش دیں

تو پھر ایسی محنت اُٹھاتے ہو کیوں
ریاضت کی ہے فکر از حد فزوں

کہا آپؐ نے میں نہ شاکر بنوں
عبث خواب غفلت میں سوتا رہوں

یہ ہے فرض بندے پہ اللّٰہ سے
کہ مالک کی ہر دم عبادت کرے

## تلاوت قرآن کریم کے اثر سے بے اختیار رونا

نمازِ ضحےٰ بھی پڑھا کرتے تھے
وہ روزے بھی نفلی رکھا کرتے تھے

تھے جمعہ کا روزہ بھی کم چھوڑتے
تہجد سے بھی مُنہ نہ تھے موڑتے

تلاوت کیا کرتے قرآن کی
کہ ہے اِک غذا روحِ انسان کی

صحابہؓ جو قاری تھے اُن سے کبھی
تھے قرآن سُنتے خدا کے نبیؐ

اثر اتنا ہوتا کہ بے اختیار
بہاتے تھے آنسو وہاں زار زار

## اُمت کا فکر

ہُوئے جب سفید آپؐ کے چند بال
تو صدیقؓ نے پُوچھا با صد ملال

کہ اے میرے پیارے نبیؐ کیا ہُوا
ہے کس چیز نے ایسا بوڑھا کیا

کہا سورہ ہود اور مرسلات
بناء۔ واقعہ کی یہ ہے ساری بات

کہ جن میں ہے ذکرِ عذابِ الٰہ
میں ڈرتا ہوں اُمت نہ ہووے تباہ

## مہمان نوازی

تواضع کیا کرتے مہمان کی
کہ منظور خاطر تھی انسان کی

نہ مذہب کا کرتے تھے کچھ بھی خیال
کیا کرتے خاطر بحدِ کمال

## کافر کی تواضع اور ناپاکی دست مبارک سے دھونا

یہ اک دفعہ کا ذکر مذکور ہے
مُسلمانوں میں جو کہ مشہور ہے

کہ کُفّار مہمان آکر ہُوئے
وہ حاضر حضورِ پیغمبرؐ ہُوئے

صحابہؓ نے اک اک کی خدمت اُٹھا
خدا پاک سے درجہ حاصل کیا

تھا مہمان اک شخص بیہودہ بڑا
اُسے گھر میں لائے رسولِؐ خدا

کہ منظور اُس کو نہ کرتا کوئی
تو پھر کون کرتا سوائے نبیؐ

پکایا جو کچھ گھر میں وہ سب کھا گیا
مزہ کھانے میں اس قدر آگیا

شرارت تھی دل میں کہ بھوکے رہیں
سبھی اہلِ بیت آج فاقے رہیں

جو سب کھا چکا۔ تو سُلایا اُسے
الگ کوٹھڑی میں لٹایا اُسے

اک اچھا سا بستر بچھا کر دیا
ضروری جو سامان تھا حاضر کیا

مگر رات ہیضہ اُسے ہو گیا
اُسی کوٹھڑی میں وُہ ہگتا رہا

کئی بار کی رفع حاجت وہاں
نجس کر دیا سب نبیؐ کا مکاں

سمجھ کر کہ ناراض ہوگا کہیں
ندامت کے مارے سویرے کہیں

روانہ ہؤا اور خبر تک نہ کی
کہ حرکت یہ کی تھی بڑی ہی بُری

گئے آپؐ لینے جو اُس کی خبر
تو پایا نہ اُس کو کسی فرش پر

غلاظت سے پُر کپڑے دیکھے تمام
تو دھونے لگے اُن کو بالاہتمام

صحابیؓ نے آکر جو دیکھا یہ حال
تو کی التماس اے رسولِؐ کمال

جو خُدام موجود ہیں آپؐ کے
تو کیوں خود ہی تکلیف فرما رہے

تھی ذمے میرے اُسکی خدمت کہا
بڑے شوق سے مَیں بجا لاؤں گا

ہُوا اتفاق ایسا وُہ مہماں
گیا بھول تلوار کو اُس مکاں

جو رستے میں یاد آئی واپس پھرا
اور آتے ہی آکر ہے کیا دیکھتا

غلاظت کو حضرتؐ ہیں خود دھو رہے
خفا مطلقاً وُہ نہیں ہو رہے

صحابہؓ کئے جاتے ہیں التماس
کہ حاضر ہیں جب اتنے خُدام پاس

تو کیوں آپؐ تکلیف فرماتے ہیں
نہیں اس طرح کرکے شرماتے ہیں

جو مہماں نے دیکھا تو رونے لگا
گناہوں کے داغوں کو دھونے لگا

بشاشت سے حضرتؐ نے کی گفتگو
تمہیں ہوگی تلوار کی جستجو

یہ لو ہے حفاظت میں رکھی ہوئی
مجھے فکر رہ جانے کی تھی بڑی

ہُوئی ہوگی تکلیف اسکے سبب
ہے افسوس اُٹھانی پڑی یہ تعب

## کافر کا مُسلمان ہونا

سلوک آپؐ کا دیکھکر میہماں
لگا کہنے تو ہے نبیؐ بیگماں

بشر سے تو یہ کام ممکن نہیں
فرشتہ ہے خصلت میں تو بالیقیں

تو سچا ہے بیشک رسولِؐ خدا
میں پڑھتا ہوں کلمہ بصدق و صفا

یہ کہہ کر مُسلماں فوراً ہوُا
تو اسلام کا سبز گلشن ہوُا

غلاظت جو دھوئی گئی ظاہری
تو باطن کی بھی پھر صفائی ہوئی

## دُنیا سے بے رغبتی

یہ اظہر من الشمس ہے سچّی بات
جو ظاہر کریں عمر کے واقعات

کہ تبلیغ تھی اُن کی بہرِ خُدا
نہ جاہ و حشم کی تھی حرص و ہوا

تنفر تھا دنیاوی باتوں سے جب
تو کیسے ہو مقصود لہو و لعب

کہا صاف صاف آپؐ نے قوم کو
سُنو بھائیو! تم یہ جانے رہو

مَیں خواہاں نہیں مال واموال کا
نہ دارفتہ حشمت کا اجلال کا

بزرگی نہ چاہوں نہ شاہنشہی
کہ کرتا ہوں تبلیغ میں للّٰہی

## قوم کے وکیل کو جواب باصواب

وکیل آیا بن کر جو عُتبہ کہا
سُرے بھائی کے بیٹے سُن لے ذرا

رسالت کے دعوٰی سے چاہو اگر
کہ ہو مال و دولت ترا بیشتر

تو ہم اتنی دولت تجھے دیتے ہیں
کہ جتنا کوئی نام لے لیتے ہیں

جو مطلوب ہے عزت و افتخار
بڑھاتے ہو تم اپنا جاہ و وقار

تو ہم تجھ کو سردار لیں گے بنا
مگر اپنے دعوے سے تو باز آ

جو شاہنشہی تجھ کو منظور ہے
تو سب قوم اسپر بھی مسرور ہے

جنوں کا مرض بڑھ گیا ہے اگر
معالج بلاتے ہیں ہم بے خطر

دوا دوہ لیگا دل و جان سے
جو خرچ آئیگا ہم ہی دینگے اُسے

جواب آپؐ نے جوش سے یہ دیا
سُنا میں نے۔ جو کچھ ہی تو نے کہا

مگر اسمیں سے مجکو کچھ بھی نہیں
تجھے آ گیا کس طرح سے یقیں

## دُنیاوی چیزوں کو ہیچ سمجھنا

نہیں لایا میں دینِ حق اسلئے
کہ مانگا کروں مال تم لوگوں سے

نہ مَیں طالبِ بادشاہی ہُوا
نہ مصروفِ امرِ تباہی ہُوا

مجھے حق نے بھیجا ہے کر کے رسُولؐ
تمہیں چاہیئے مجھ کو کر لو قبول

کتاب ایک نازل جو مجھ پر ہے کی
وُہ رحمت ہے تم سب پر اللہ کی

غضب سے خدا کے ڈراؤں تمہیں
بشارت الٰہی سُناؤں تمہیں

## جوشِ تبلیغ

یہ پہونچایا ہے مَیں نے رب کا پیام
یہ ہیں خیر خواہی کی باتیں تمام

جو مانا تو ہو جاؤ گے سب سعید
ملے گی الٰہی سے نعمت مزید

نہ مانا تو پھر خوار ہو گے سبھی
نہ آرام پاؤ گے مطلق کبھی

کروں گا جفاؤں پہ مَیں صبر جب
تو کر دے گا پھر فیصلہ میرا رب

## حق کہنے میں کسی کا لحاظ نہ کرنا

ذرا دیکھئے کیسا نازک مقام
کیا ہے دھڑک کس طرح سے کلام

عرب سارا خوں کا پیاسا ہُوا
ضرورت مدد کی تھی حد سے سوا

بڑی قوم اک جھوٹے سے وعدہ پہ
ہے تیار جاں دینے کو سر بسر

صفائی سے لیکن کہا آپؐ نے
کہ پرواہ تمہاری نہیں کچھ مجھے

نہ موہوم دھوکا کوئی دیدیا
نہ جھوٹا کوئی وعدہ بالکل کیا

نہ لالچ دیا یہ کہ مَیں بیگماں
تمہیں دونگا افلاک کی کنجیاں

یہ ہم روزمرہ ہیں سب دیکھتے
نکلتے ہیں مقصد سب حیلوں سے

خوشامد کئی طرح کی کرتے ہیں
ہزاروں کی الفت کا دم بھرتے ہیں

ابھی جانے دو اگلے سب واقعات
سنو سلطنتہائے مغرب کی بات

کہ چالاکیاں کیسی کرتے ہیں وُہ
جو نام اُنکا پالیسی دھرتے ہیں وُہ

مگر واقعاتِ نبیؐ دیکھئے
تصنّع نہ اُن میں ذرا پاؤ گے

گواہی یہ دیتا ہے دل کھولکر
کہ سچّے نبیؐ تھے وُہ خیر البشرؐ

یقیناً خدا کی طرف سے وُہ تھے
رسالت میں کوشاں دل و جان سے

## اِس خیال کا اُٹھانا کہ فتح ممالک کے لئے تبلیغ کرتے ہیں

یہ اِک نوجواں کا ہے قصّہ لِکھا
قبیلہ بنی صعصعہ سے جو تھا

کہ رعب و جلال آپؐ کا دیکھکر
لگا کہنے بس میں ہو میرے اگر

تو اُس کی مدد سے مَیں سارا عرب
کروں فتح بیشک بہ عیش و طرب

کِیا اُس نے پھر عرض اے مصطفےٰؐ
اگر فتح سارا عرب کر لیا

اطاعت کی ہم سب نے بھی اختیار
ہُوئے آپؐ با عزّ و جاہ و وقار

تو کیا آپؐ کے بعد ہم کو ضرور
ملے گی حکومت بہ عزّ و سرور

کہا آپؐ نے اے جواں سب امُور
ہیں اللہ کے ہاتھ میں بالضرور

مناسب سمجھتا ہے جس شخص کو
حکومت اُسے بخشے اے نیک خو

یہاں سے ثبوتِ صداقت ملا
کہ سچ سچ جو تھا حال ظاہر کیا

اُسے دے کے لالچ نہ ہمراہ کیا
دکھایا نہ اس امر میں کچھ ریا

وگرنہ ملا کر اُسے بالیقین
وُہ پا لیتے فی الفور فتح مبین

نہ تکلیف اُٹھاتے کوئی مطلقاً
نہ سالوں تلک رہتے یوں مصطفےٰؐ

## مسیلمہ کذّاب سے فیصلہ

مسیلم تھا کذّاب جھوٹا نبی
تھی اِک لاکھ فوج اُس کی ساتھی ہی

لِکھا اُس نے خط آپکو اے نبی
اگر مجھ کو وارث بناؤ کبھی

کہ بعد آپؐ کے جانشیں مَیں ہوں
حکومت ہو دن رات میری فزوں

تو یہ سب کمک پیش کر دیتا ہوں
عرب دم میں کل فتح کر لیتا ہوں

کہا آپؐ نے سُن یہ شاخِ کھجور
جو اس ہاتھ میں ہے مرے بالضرور

اگر یہ بھی مجھ سے کرے تو طلب
تو دونگا نہ مطلق سُن اے بے ادب

اگر تو نہ باز آیا اس بات سے
تو یہ یاد رکھ دل کے اثبات سے

خدا تیری کاٹے گا کوچیں ضرور
وہ کرنے نہ دیگا تجھے کچھ سرُور

## اپنی قوم کے لئے زکوٰۃ کی ممانعت

منافع نہ ذاتی بھی کچھ چاہتے
چنانچہ دیا حکم یہ آپؐ نے

کوئی ہاشمی لے نہ مالِ زکوٰۃ
حرام اُنکو ہے اخذ صدقہ صلات

غریبی ہو تو بھی اجازت نہیں
کہ خود غرضی پائی نہ جائے کہیں

امامِ حسنؓ جو ابھی بچّے تھے
کھجور ایک صدقہ کی لی آپؓ نے

بڑے زور سے منع فرما دیا
اُسے مُنہ سے اُن کے نکلوا دیا

کہ بیٹا! ہؤا صدقہ ہم پر حرام
نہیں ایسا شایانِ شانِ عظام

جو آتا تھا مالِ غنیمت تمام
تھے تقسیم کر دیتے بین الانام

مہاجر۔ مسافر۔ مساکیں۔ یتیم
اور انصار دینی بھی ہوتے سہیم

جو رہ جاتی تھی ورثہ بعد از وفات
کہا اُس کی بابت سنو میری بات

نہ ورثہ ہماری نہ وارث کوئی
جو رہ جائے صدقہ وہ سمجھو سبھی

نہ تھا آخری وقت کا کچھ خیال
کہ اب فارغ البالی سے گذرے حال

ضروری جو سامان تھا زرہ کا
وُہ بدلے میں جَو کے گرو رکھا تھا

## دُنیاوی زینت کی طلب پر بیویوں کو خطاب

تھیں نو بیبیاں ایک غلّہ کبھی
رہا نہ گھر شب کو چھ سیر بھی

چٹائی کا بستر بنا رکھا تھا
دیا ایک کملی تھی سادہ صفا

گذرتے تھے فاقوں پہ فاقے مگر
نہ سمجھی مگر اپنی حالت دگر

جو ہوتا تھا کچھ پاس دیدیتے تھے
دُعائیں فقیروں کی لے لیتے تھے

وُہ الفقر فخری کہا کرتے تھے
نہ دنیا کے اموال پر مرتے تھے

فتوحات ہوتی تھیں حاصل بڑی
مگر بیویوں کو تھا حکم نبیؐ

جو دُنیا کی زینت ہو کرتی طلب
اُٹھائی نہیں چاہئیں کچھ تعب

تو آؤ نہ اصرار ہو کچھ فزوں
تمہیں خوشدلی سے میں رخصت کروں

فتوحات و اقبال تھا اس قدر
کہ قبضے میں تھی دولتِ سیم وزر

بنا سکتے تھے عمدہ عمدہ لباس
نہ زیور کا گھاٹا نہ نفقے سے یاس

مگر تھی نہ دُنیا جو مدِّ نظر
تو فرما دیا اُنکو یوں بے خطر

اشاعت مجھے دیں کی مرغوب ہے
یہی اس تعلق سے مطلوب ہے

جو تم اسکو کرتی نہیں ہو پسند
تو پھر کیوں نکاحوں میں ہو مستمند

میں دینے کو طیار ہوں بس طلاق
نہ بھائے مجھے اس طرح کا تلاق

## توحید الٰہی کے خیال سے اپنی تعظیم کی ممانعت

نہ تعظیم اپنی انہیں تھی پسند
کہ ہر دم تھے توحید پر کاربند

یہ عباسؓ فرماتے ہیں لا کلام
کہ خادم تھے دل سے صحابہ کرامؓ

مگر اُن کا دستور تھا یہ بنا
کہ جب آتے ہوتا نہ کوئی کھڑا

کیا آپؐ نے منع خود ہی اُنہیں
کہ جب آؤں میں بزم احباب میں

نہ کوئی کھڑا ہو مرے واسطے
کہ اچھا نہیں لگتا ہے یہ مجھے

اعاجم کی یہ رسم ہے اِک بُری
کرو تم نہ اُس کی کبھی پیروی

## نماز میں خود بیٹھتے تو مقتدیوں کو بٹھایا

یہ اک دفعہ کا ذکر ہے یوں لکھا
کہ بیمار از حد ہوئے مصطفےٰؐ

کھڑے ہو نہ سکتے تھے اسواسطے
نماز آپؐ نے کی ادا بیٹھ کے

صحابہؓ جو پیچھے کھڑے تھے تمام
اشارہ اُنہیں کر دیا لا کلام

کہ تم بھی سبھی بیٹھکر ہی پڑھو
خیال ایسا دل میں کسی کے نہ ہو

کہ یہ خاص تعظیم میرے لئے
ہوئی ہے نہ بیماری کے عذر سے

## سجدہ غیر اللہ کرنے کی ممانعت

یہ اک آدمی نے کیا تھا سوال
ہے حال جنہیں کچھ بھی جاہ وجلال

رعایا سے سجدہ کرا لیتے ہیں
خوشی سے سبھی سر جھکا دیتے ہیں

ہے رومی شہنشاہوں کا یہ نظام
اسی پر ہے فارس کی شاہی تمام

تو پھر آپؐ کو عُذر اس میں ہے کیا
کریں سجدہ ہم بھی بصدق وصفا

کہا آپؐ نے توبہ۔ یہ مت کہو
روا سجدہ ہے صرف اللہ کو

کسی کو نہ اس کے سوا تم کبھی
کرو سجدہ یہ یاد رکھو سبھی

## اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ

کسی شخص نے یوں کہا اے نبیؐ
جو مرضی تمہاری اور اللہ کی

تو حضرتؐ اجی ناراض اسیر ہوئے
شریکِ خدا ہے بناتا مجھے

اُسے منع کر کے یہ سمجھا دیا
گنہ جو ہؤا تھا وُہ بتلا دیا

## آخری وصیت کہ میری از حد تعظیم نہ کرنا

مرض جب ہؤا آخری تو کہا
یہود و نصاریٰ پہ لعنت سدا

الٰہی ہوں ایسے ذلیل و تباہ
کہ قبریں بنا ڈالی ہیں سجدہ گاہ

وہ نبیوں کی قبروں پہ سجدہ کریں | جبیں اپنی اس خاک پر جا دھریں
نہ اس طرح تعظیم کرنی مری | کہ یہ شرکِ اعظم خطا ہے بڑی
نصاریٰ مسیح ابن مریم کو جوں | کریں عزت و تکریم از حد فزوں
کہ بیٹا خدا کا بنایا انہیں | صفاتِ خدا میں ملایا انہیں
نہ تم ایسی تعظیم کرنا مری | کہ یہ بات اللہ جانے بری
بناؤ میری قبر مت سجدہ گاہ | وگرنہ سبھی ہوگے خوار و تباہ
صحابہؓ نے ایسا رکھا پھر خیال | کہ تعریف کرتا ہے ایزد تعال
رکھا قبر کو بند بالکل وہاں | کہ دیکھے نہ کوئی اسے انس و جاں
نہ سجدہ کرے جا کے احمق کوئی | کہ بندے تھے اللہ کے احمدؐ نبی

## سب کچھ قوم پر خرچ کر دیا

اگرچہ تھے دین اور دنیا کے شاہ | دکھاتے تھے عالم کو اللہ کی راہ
کسی چیز کی تھی نہ پرواہ مگر | نہ کرتے تھے اخراج زر بیشتر
ضرورت میں اپنی لگاتے نہ تھے | کوئی چیز اپنی بناتے نہ تھے
ملا کرتا جو قوم سے مال و زر | وہ کر دیتے سب خرچ اسی قوم پر
جو حصے میں آتا تھا اپنے وہ سب | دیا کرتے بہرِ خدا بے طلب

## بیبیوں کے زیور کی بابت

طلب بیبیوں نے جو زیور کیا | رسولِ خدا نے انہیں یوں کہا
اگر فقر و فاقہ نہیں ہے پسند | تو پھر میں تمہارا نہیں مستمند
مجھے کچھ ضرورت تمہاری نہیں | میں کر دونگا رخصت تمہیں بالیقیں

## جنابؐ کی گذران

بڑے بے تکلف تھے کرتے بسر | بجز فقر و فاقہ نہ تھا کچھ بھی گھر
بخاری میں مسلم میں ہے یہ لکھا | کہ دو دو دن بھی جو کا نہ کھانا ملا
رہا تھا یہی حال تا انتقال | مگر پھر بھی کرتے نہ حزن و ملال

## جو کی روٹی

روایت یہ ہے ابن عباسؓ سے | کئی راتیں بھوکے ہی سو رہتے تھے
جو کھانا ملا صبح کو پھر کبھی | تو وہ جو کی روٹی ہوا کرتی تھی

## میدہ کی روٹی

کیا سہل بن سعد سے یہ سوال | کہ حضرتؐ کا بتلایئے ہمکو حال
کبھی میدہ کی روٹی بھی کھائی تھی | کسی نے خبر اس کی بتلائی تھی
کہا اس نے توبہ ہو کیا پوچھتے | نہ دیکھا تھا میدہ کبھی آنکھ سے
یہ سنکر کہا اس نے یہ تو کہو | زمانے میں حضرتؐ کے اے نیک خو
ہوا کرتی تھی چھلنیاں بھی ادھر | کہ ہیں چھانتے آٹا جس سے بشر
کہا چھلنی کوئی نہ تھی بیگماں | نبیؐ کھاتے تھے جو کی جو روٹیاں
وہ چھانا ہوا آٹا ہوتا نہ تھا | تو میدے کا پھر نام لیتا ہی کیا
یونہی پھونک سے صاف کر دیتے تھے | جو بچتا تھا باقی پکا لیتے تھے

## سادہ زندگی بسر کرنا

مگر یوں نہ سمجھو کہ بس عمر بھر | رہا تھا یہی حال خیر البشرؐ
یہ کچھ خاص وقتوں کا مذکور ہے | دکھانا ہمیں فقر منظور ہے
وگرنہ تھیں گذریں سبھی حالتیں | وہ پبلک میں آئے ہر اک شان میں

## خادم کی شہادت

شہادت ہے یہ خادمِ خاص کی | کہ کھاتے نہ تھے خوانچوں پر کبھی
امیروں کی مانند کھایا نہ تھا | تکلف سے کچھ بھی منگایا نہ تھا
نہ کھایا رکابی میں چینی کی تھا | نہ اس قسم کا شوق مطلق ہوا
نہ پتلی چپاتی پکائی گئی | نہ شئے کوئی عمدہ بنائی گئی
یہ پوچھا گیا کس پہ رکھ کر طعام | تھے کھاتے رسولؐ اور صحابہ کرامؓ
تو اس نے بتایا کہ چمڑے کا خوان | ہوا کرتا مستعمل ان میں وہاں
جہاں رکھی تھی بکری کر کے کباب | جو گذرے وہاں بوہریرہؓ جنابؓ
تو لوگوں نے یہ عرض کی باادب | یہ ماحضر منظور کر لیجئے سب
کہا آپؓ نے میں یہ کھاتا نہیں | کہ ختم المرسل سیّد المرسلینؐ
اٹھے اس جہاں سے مگر مطلقاً | نہ پیٹ اپنا روٹی سے جو کی بھرا

گذرتے تھے ایام اس طرح بھی
گرو رکھ کے لاتے تھے کچھ جو نبیؐ

[د]و گروالوں کو دیتے تھے پھر تمام
کہ اس سے گذارا کریں صبح و شام

## پیٹ پر پتھر باندھنا

ابوطلحہؓ کہتے ہیں یوں ایک بار
ہوئے بھوک سے ہم سبھی بیقرار

نبیؐ سے کیا بھوک کا شکوہ اور
بتایا زمانے کا طرز اور طور

کہ یہ دیکھ پتھر ہے باندھا ہوا
اسی سے ہو شاید افاقہ ذرا

جو اُس دم دکھایا نبیؐ نے شکم
تو نادم ہوئے دیکھ کر اس کو ہم

کہ پتھر تھے باندھے ہوئے اس پہ دو
زیادہ نہ تکلیف محسوس ہو

کئی راتیں جلتا نہ گھر میں دیا
کہ موجود کچھ تیل ہوتا نہ تھا

[ش]کایت جو کی بھوک کی لوگوں نے
اور آئے سبھی آپؐ کے سامنے

[تو] حضرتؐ نے ایک ایک خرما دیا
جو موجود تھا پاس حاضر کیا

## آخرت کی کامیابی مقصود تھی

جو آئے نبیؐ پاس حضرت عمرؓ
تو دیکھا کہ لیٹے ہیں خیر البشرؐ

[ب]چھائی تھی کھری سی بستر اسواسطے
پڑے ہیں نشاں پہلو پر آپؐ کے

[لگ]ایا ہے چمڑے کا تکیہ بڑا
ہے چھلکا کھجوروں کا جس میں بھرا

[جو] یہ حال دیکھا تو کی التماس
کہ حضرتؐ نہیں گرچہ خوف و ہراس

[ک]ہ آپؐ اللہ کریں یہ دعا
فراخی ہو اُمت کو حاصل سدا

[ذ]را دیکھئے فارس و روم کو
بیاں کیا کروں امرِ معصوم کو

[خد]ا کی عبادت وہ کرتے نہیں
اور اُسکے عذابوں سے ڈرتے نہیں

[مگ]ر پھر بھی کیسے وہ خوشحال ہیں
بجاہ و حشم عزّ و اقبال ہیں

[کہ]ا آپؐ نے اے عمرؓ واہ واہ
نہیں جانتا تو کہ ہوں گے تباہ

[ہ]ے کفار کے واسطے یہ جہاں
اور اپنے لئے آخرت بیگماں

[ک]یا یہ پسند آئی تجھکو نہ بات
کہ بخشے ہمیں آخرت پاک ذات

## اصحاب صفہؓ کی حالت

[روا]یت ہے اک بوہریرہؓ سے یوں
تعجب ہو سننے سے از حد فزوں

کہ اصحاب صفہ تھے ستر جنہیں
ہے دیکھا ہوا اُس نے اُس حال میں

کہ اُن میں سے کوئی نہ تھا آدمی
کہیں سے ہو چادر جسے اک ملی

فقط ایک تہ بند تھا اُس کے پاس
دیا خالی کملی اور اللہ کی آس

گلے میں اُسے باندھے رہتے سدا
پہنچتی تھی جو پنڈلیوں تک ذرا

سمیٹے رہا کرتے اُس کو مدام
کہ ننگا ہو جانے کا خوف تام

## آنحضرت صلعم کی نصائح

ابوذرؓ صحابی نے ہے یہ کہا
نبیؐ سے مجھے حکم تھا یہ ملا

محبت مساکین سے سب رکھیں
کبھی اُن سے نفرت نہ ظاہر کریں

جو اپنے سے کم درجہ کا شخص ہو
اُسے دیکھنا چاہئیے شاد ہو

مگر صاحبِ مال جو ہو بڑا
اُسے دیکھ کر کوسنا ہے بُرا

رہے ناطہ والوں سے رشتہ سدا
اگرچہ وہ ہو جانا چاہیں جُدا

کسی سے نہ کرنا کبھی کچھ سوال
کہ ہوتا ہے سائل کا بدتر ہی حال

نہ حق کہنے سے باز رہنا ذرا
اگرچہ کسی کو لگے یہ بُرا

ہمیشہ بُری باتوں سے روکنا
ملامت سے ڈرنا نہ ہرگز ذرا

وظیفہ سدا رکھنا لاحول کا
اُڑے اس سے خاکہ بُرے قول کا

## آنحضرتؐ کا تہ بند

روایت یہ ہے بوہریرہؓ نے کی
کہ جو عائشہ بی بی صدیقہؓ تھی

دکھایا ہمیں ایک تہ بند یاں
بہت ہی لگیں جسمیں تھیں ٹلیاں

علاوہ ازیں ایک چادر دکھا
بطور نصیحت ہمیں یہ کہا

کہ جو دین و دُنیا کا تھا بادشاہؐ
کیا انتقال اُس نے ان میں ہی آہ

ذرا دیکھئے حال گذران کا
کہ لالچ سے کیسا تنفر رہا

جو لزام دیتے ہیں عیسائی سب
اسے پڑھ کے شرمندہ ہوں بے ادب

جو حالات ہیں زندگی کے لکھے
یہ معلوم ہو جاتا ہے انہی سے

کہ تھے آپؐ سچے نبیؐ بالیقیں
کسی نیک کو شبہ رہتا نہیں

## راستبازی

جہاں میں کئی گذرے ہیں ذی فنون
وُہ تھے شعبدہ باز از حد فزوں

فریبی تھے مکّار ساحر بھی تھے
بہادر حکیم اور شاعر بھی تھے

مگر اُن کا انجام دیکھو ذرا
زمانے کے ہاتھوں سے کیسا ہُوا؟

رسُولِ خدا سے مقابل کرو
عبث مت بکو افترا سے ڈرو

خُدا پر جو ہے افترا باندھتا
رگِ جان اُسکی ہے وُہ کاٹتا

ذرا استقامت پہ بھی غور ہو
نہ جانوں یہ اتنا یونہی جور ہو

رہے آپؐ ثابت قدم ہی سدا
اگرچہ مزاحم تھے حد سے سوا

ذرا بھی معاند کی پروا نہ کی
نہ ہمّت کبھی پست اُنکی ہُوئی

کئی سال تک تھی مصیبت سہی
پیاپے جو اعدا سے بڑھتی رہی

ہزاروں بلاؤں کو سر پر لیا
جو تھے یار اُنکو بھی دشمن کیا

وطن سے نکالے گئے دُکھ سہے
پئے قتل اعداء کوشاں رہے

جو اسباب تھا گھر کا جاتا رہا
نئے سے نیا دُکھ ہمیشہ رہا

اُنہیں دی گئی زہر بھی بارہا
مگر فضلِ حق جسم و جاں پر رہا

غرض مدتوں تک بجوشِ تمام
مصیبت سہی آپؐ نے لا کلام

فریبی کا یہ زہرہ مطلق نہیں
کہ ثابت قدم اسقدر ہو کہیں

## فقیری و شاہی میں طبیعت کا یک رنگ رہنا

ازاں بعد جب غلبہ حاصل ہُوا
شجاعت کا ہر ایک قائل ہُوا

خزانہ نہ کوئی اکٹھا کِیا
نہ راحت کا ساماں مہیّا کیا

بنائی نہ کوئی عمارت وہاں
دکھائی نہ کچھ ظاہری عزّ و شاں

جو حاصل ہُوا کُل وُہ لِلّٰہ دیا
نہ پیسہ بھی اپنے لئے رکھ لیا

مساکین پر خرچ سب کر دیا
یتیم اور بیوہ کی لے لی دُعا

اور اپنا تھا یہ حال اک وقت بھی
نہ کھایا شکم سیر ہو کر کبھی

جو تھیں بیبیاں کرتی تھیں التماس
ہمیں چاہیئے عمدہ عمدہ لباس

کہا ہے جو دُنیا کو تم کو طلب
تو لے لو طلاق آکے فی الفور سب

تھا اک وقت وہ جب کہ ہر آدمی
یہی چاہتا قتل ہو نبیؐ

کوئی بیٹھنے پاس دیتا نہ تھا
نصیحت تہِ دل سے لیتا نہ تھا

اور اک وقت وہ جب کہ لاکھ آدمی
سمجھتا تھا فخر آپؐ کی بندگی

تھے حاضر سبھی جان و اموال سے
وُہ قربان ہونے کو تیّار تھے

طبیعت رہی ایک سی آپؐ کی
تغیّر نہ آتا تھا اس میں کبھی

وُہ جیسا سمجھتے تھے اپنے تئیں
او ایل میں مسکین ہوں بالیقیں

پس ایسا ہی اسوقت بھی حال تھا
کہ دل فقر و فاقہ ہی میں خوش رہا

## محض لِلّٰہ تبلیغ رسالت

اگر یہ نبیؐ اشرف الانبیاءؐ
نہ ہوتا خدا کی طرف سے ذرا

تو ہرگز نہ لوگوں کو دیتا خبر
کہ مَیں بھی ہُوں تم ہی سا بندہ بشر

زکوٰۃ اور صدقہ ہے مجھ پر حرام
اِسی طرح اولاد پر بھی تمام

کِسی کا نہ وارث ہُوں مَیں مطلقاً
نہ اولاد سے کوئی وارث مرا

نصیحت سُناتا ہُوں حق کے لئے
نہیں خواہشِ اجر ہرگز مجھے

تم اچھی طرح غور لوگو کرو
خُدا کے غضب سے ہمیشہ ڈرو

تمہارے بھلے کی میں کہتا ہُوں بات
نہیں بولتا کچھ عبث واہیات

اگر دیدو اِک ہاتھ میں آفتاب
اور اس دُوسرے میں مرے ماہتاب

تو پھر بھی نصیحت کئے جاؤنگا
ہدایت سے ہرگز نہ باز آؤں گ

غرض غیر ممکن کو ممکن کرو
خزانے میرے دولتوں سے بھ

مگر پھر بھی احکام حق سے ضرورؔ
مَیں پہونچاؤں گا تم کو با صد سرو

## تبلیغ کا جوش

جو سچّے ہو تم اور جھوٹا ہُوں میں
تو پھر دیر کیسی ہے بیٹھے ہو کیوں

مقابل میں آؤ میرے برملا
ابھی ایک سُورت بناؤ دکھ

مگر یہ تو ہونا نہیں مُطلقاً
کہ اعلیٰ ہے سب سے کلامِ خُ

بھلا ایک اَن پڑھ کا مقدور ہے
جو اُمّی لقب اُن میں مشہور تـ

فصیحانِ عالم کو اعلان دے
کہ ہر ایک اُنہیں سے یہ مان ـ

ہے محفوظ اللہ کا یہ کلام ہر اک قسم کی غلطیوں سے تمام

## فصیحانِ عرب کی عاجزی

مُصنّف جہاں میں ہیں جتنے ہوئے کِسی نے نہیں ایسے دعوے کئے

یہ جاہ ایک قرآن کو حاصل ہُوا جو اللہ سے احمدؐ پہ نازل ہُوا

ذرا غور سے کام لو۔ جو عرب کہا کرتے اوروں کو گونگے ہیں سب

ہمارے سوا کون ہے جانتا فصاحت سے ایسے بھلا بولنا

وُہ خاموش سب رہ گئے بیگماں ہُوا ناطقہ بند اُن کا یہاں

بنا کر نہ سُورت کوئی لا سکے مقابل نہ قرآن کے آسکے

## صاف گوئی

ذرا صاف گوئی پہ ہو اب نظر مخالف کئے سارے سچ بول کر

سُنا کر کہ جھوٹے تمہارے اِلٰہ کئے دشمنِ جاں جو تھے خیر خواہ

یہودی جو اپنے عدو کر لئے جو تھے (عیب) اُنہیں وہ سب کہہ دیئے

کہا ابنِ مریم تھا سچا نبی نہ تکذیب اُس کی کرو تم سبھی

عداوت پہ آمادہ وُہ ہو گئے ارادے میں رہنے لگے قتل کے

نصارٰی جو تھے اُن کو بھی کہہ دیا کہ عیسیٰؑ تھے صرف اک رسولِ خدا

اُنہیں بیٹا کہتے ہو کافر ہو تم جو ہے سیدھی راہ اُسکو کرتے ہو گم

کفارہ گناہوں کا ہو اک رسول یہ اک بات جھوٹی ہے بالکل فضول

ستارہ پرست اور آتش پرست اُنہیں کہہ دیا کیوں ہو مادے پہ مست

عبادت کے لائق ہے اللہ بس سوا اُسکے سب کچھ ہی فانی ہوس

عرب کے جو تھے منکرین اُن کو بھی سُنایا بڑے زور سے بس یہی

غرض جتنے تھے اُن کو حق کہہ دیا بنایا اُنہیں دشمنِ پُر جفا

بتاؤ کبھی طالبِ دُنیوی کیا کرتا باتیں ہے ایسی بھلی

جماعت نہ تھی اپنی بالکل کوئی مگر خوف پھر بھی نہ رکھا ذری

طبیعت کو سب کی ہُوا اشتعال کہ ہو زندگی جس سے بالکل وبال

زمانے کا یہ ہے ہمیشہ طریق بنا لیتے ہیں اُن کو کچھ تو رفیق

مگر کی نہ پرواہ ذرا آپؐ نے کہا آؤ بیشک مرے سامنے

جو اہلِ عرب تھے اُنہیں آپؐ اگر یہ کہتے کہ تم ہو رہِ راست پر

نہ کرتے مذمّت بتوں کی تو سب غلام اُن کے ہو جاتے باصد ادب

## حق کہنے سے نہ ڈرنا

مگر حق کے کہنے سے آئے نہ باز کِسی کی مدد سے رہے بے نیاز

فریبی کوئی ایسا ہو سکتا ہے؟ نصیحت کے موتی پرو سکتا ہے؟

وطن چھوٹا گھر بار چھوڑا تمام قرابت کی کشور کا ٹوٹا نظام

مگر وعظ توحید کا برملا سُناتے رہے سب ہی کو مصطفٰےؐ

مصائب سہے آپؐ نے لاکھ ہا جو تھے ساتھ وہ بھی ہُوئے مبتلا

کئی اُن سے مقتول اُس جا ہُوئے کئی پھانسی دے دیکے مارے گئے

لٹائے گئے ریت پر بارہا جو تھی گرم ایسی کہ دے بس جلا

کوئی خود غرض جھوٹا مکّار کبھی سہے گا بلائیں نہ اتنی بڑی

نبیؐ کی یہ ہے شان عالم میں بس کہ دُنیا کی چھوڑی ہوا و ہوس

وُہ کہتا چلا جائے بس اپنی بات گذارے اسی دھن میں دن اور رات

مخالف کی پرواہ نہ بالکل کرے اور اپنے تئیں گُل پہ بُلبُل کرے

## تمام بادشاہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خیالات میں فرق

کئی شاہوں نے دُکھ ہیں بیشک سہے مگر اپنی خاطر وہ لڑتے رہے

کہ سہہ کر مصیبت ہم انجام کار جہاں میں بنیں گے بڑے تاجدار

ہمیں تاج اور تخت مل جائے گا خزانہ کوئی ہاتھ میں آئے گا

مگر حضرتِ مصطفٰیؐ کا خیال نہ تھا یہ کہ حاصل ہو جاہ و جلال

کبھی غاشیئے پر وہ بیٹھے نہیں نہ کھایا کبھی سیر ہو کر کہیں

نہ گندم کی روٹی کی۔ کی جستجو نہ کمخواب و اطلس کی تھی جستجو

اندھیرے میں ملتا نہ تھا اک دیا اگرچہ تھا اللہ کا سب کچھ دیا

گدیلا نہ رُوئی کا پایا کبھی کھجوروں کی شاخیں تھیں اسمیں بھری

چھوہارے جو ملجاتے تھے پانچ چار      انہیں پر بجالاتے حمدیں ہزار

## آپ کا محل اور مسجد

محلات کا حال سُن لیجیئے      ذرا غور اس بات پر کیجیئے
کہ کچھ جھونپڑے تھے بنائے ہوئے      جو مسجد سے اپنی ملائے ہوئے
ادھر مسجدِ نبویؐ کا سُنیئے حال      نہ آئے مگر آپؐ کو کچھ ملال
کہ ہے سادگی میں بھی اِک اعلیٰ شان      بڑھاتی ہے عالم میں نام و نشاں
تھا مَیدان اِک اس کی دیوار تھی      نماز اُس کے سایہ میں ہوتی رہی
جو بارش سے بچنے کا آیا خیال      تو چھپّر بنایا بحدِّ کمال
کہ جسپر تھے کچھ پتّے اور گھاس پھول      کہ جس پر نہیں خرچ ہوتے فلوس
اُنہیں اپنی تعظیم لگتی بُری      یہ فرماتے اکثر کہ سُن لو سبھی

## کثرتِ ازدواج کا جواب

نہ عیسائیوں کی طرح تم کبھی      کرو عزّت و تکریم بے حد بڑی
زکوٰۃ اور صدقہ ہے ہم پر حرام      کہ دُنیا کے خواہاں نہیں لاکلام
جوانی میں اپنی دکھائی فلاح      کیا بیوہ سے پہلے پہلے نکاح
عرب میں تھا جاری اگرچہ رواج      کہ اُن سب میں تھی کثرتِ ازدواج
قناعت مگر آپؐ نے اِک پہ کی      ادھر وُہ بھی چودہ برس تھی بڑی
ہُوا جب کہ اُس بی بی کا انتقال      تو اُس وقت تھی عمر پچاس سال
تھی مقصود دینی اشاعت ہُوئی      تو تجویز سوچی یہ از حد بھلی
کہ چند اور بھی بیبیاں کی گئیں      کہ سکھلائیں بہنوں کو اپنی وہ دیں
سوا اس کے مطلب نہ کچھ اور تھا      جوانی کا عالم بسر ہو چکا
مسائل جو تھے خاص عورات کے      اُنہیں کے وسیلے سے ظاہر ہُوئے
اگر حظِّ نفسانی مطلوب تھا      جوانی میں پھر کیوں نہ مرغوب تھا
کہ اہلِ عرب کہتے تھے جب تمام      نُبوّت کا دعویٰ جو سمجھو حرام
توہم عورتیں خوبرو دیتے ہیں      تمہیں بادشاہ بھی بنالیتے ہیں
حقوقِ زن و مرد سمجھاتے تھے      مسائل کئی اُن سے فرماتے تھے
علاوہ ازیں عصمت و پردہ کا      اسی طرح سمجھانا ہوسکتا تھا
یہ رُوحانی مکتب کا تھا انتظام      لگائیں نہ دشمن کوئی اتہام
سوا اُس کے تدبیر کرتے وہ کیا      الگ سِلسلہ عورتوں کا کیا

کوئی کام حکمت سے خالی نہ تھا
کہ اُن کا کوئی اور والی نہ تھا

## مکّہ اور مدینہ کی زندگی

نبیؐ نے گذارے جو مکّہ میں سال      ذرا دیکھئے اُنمیں حضرتؐ کا حال
بس اخلاق دکھلائے کیسے عجب      کہ حیران ہی رہ گئے کل عرب
توکّل خدا پر کیا کرتے ہیں      کسی سے وُہ ہرگز نہیں ڈرتے ہیں
نہیں رُوتے دھوتے نہ ہوتے ہیں سُست      رہا کرتے ہیں کام میں اپنے چُست
غرض ایسے اخلاق دکھلائے تھے      کئی شخص ایمان لے آئے تھے
سبھی کہتے جبتک کہ حق ہو رفیق      کوئی چل نہیں سکتا ایسا طریق
مدینہ سے آکر جو پائی ظفر      تو پھر بھی دکھایا نہ کچھ کرّ و فر
کیا عفو و رحمت یہ دل سے عمل      نہ ڈالا کسی امر میں کچھ خلل
جو دُکھ دینے والے تھے اُن سے کہا      چلو اب تمہیں کرتا ہُوں میں رہا
ہُوئے تم سے جتنے قصور اس مقام      وُہ بخشے خدا کا ہو تم پر سلام
یہ اخلاق خُوش دیکھتے ہی تمام      لگے پڑھنے کلمہ بصد احترام

خدا کا نبیؐ پہ درود اور سلام
اِسی پہ ہوا اِس نظم کا اختتام

هر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ توسیع اشاعت مصباح کیلئے پوری پوری کوشش فرمائے (مینجر)

# خلاصۂ تعلیمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا پر رکھو سچا ایمان تم
کوئی بھی بنانا نہ اُس کا شریک
اگرچہ تمہیں خوف ہو قتل کا
کسی شخص کو تم نہ جانو حقیر
مقدم رکھو دین کو دُنیا پر
کسی پاس حاجت نہ لیجانا تم
مدد مانگنا ہے خُدا سے روا
یہ ہے سُوءِ ظنّی نہایت بُری
جو مومن کا ہو قول یا فعل اُسے
تمہیں جو نہ کچھ دے تم اُسکے خلاف
جو تکلیف ہو دین کی راہ میں
نہیں اچھا لینا عبث انتقام
اگر صبر ممکن نہ ہو ہر ملا
بُروں کی نہ صحبت میں بیٹھو کبھی
بھلے کام میں اور کی پیروی
بدی کرنیوالوں کو سمجھاؤ تم
تمسخر بھی بے جا نہ کرنا کبھی
میانہ روی تم کرو اختیار
تواضع بھلی ہے تکبّر بُرا
نہ بیہودہ بکواس کرتے پھرو
نہ جس کام میں فائدہ ہوتا ہو
چھپاؤ جو اوروں کے ہوں کچھ عیوب
عیوب اپنے بس دفع کرو تمام
کسی کو نہ ایذا کبھی دینا تم

اُسی کا ہی جانو کل احسان تم
کہ وُہ ذات ہے وحدہٗ لاشریک
نہ مشرک بنو تم کبھی مطلقاً
وُہ زندہ ہو۔ مُردہ ہو۔ مُفلس۔ امیر
کہ ہے دائمی آخرت ہی کا گھر
ہدایت کا رستہ نہ کر دینا گُم
وُہی دینے والا ہے حاجات کا
ہے حلقوم انصاف پر اک چھُری
کرو نیک ظن اُس پر اللہ سے
نہ ہو جاؤ۔ اچھا نہیں انحراف
اُسے جھیلنے کا ہے فرماں تمہیں
کرو صبر اس پر کئے جاؤ کام
برابر کا بدلا ہے لینا بُرا
کہ نیکوں کی صحبت ہی ہوتی بھلی
ہے لازم نصیحت ہے پیغمبری
طریق اُنکو نرمی کا سِکھلاؤ تم
نہیں اچھا انجام اِس کا کبھی
رہو بے تکبّر بہ عزّ و وقار
کیا کرتے ہیں غیبتیں بے حیا
گڑھے میں ہلاکت کے مت جا گرو
اُسے چاہیئے چھوڑنا نیک خو
کہ ہے پردہ پوشی نہایت ہی خوب
کہ اصلاح و تقوے ہی بہتر مدام
غریبوں کی مت بددُعا لینا تم

جو اپنے سے ادنیٰ ہو دیکھو اُنہیں
اور اپنے سے اعلیٰ کو دیکھو اگر
بھلے کام کرنے کی ترغیب دو
اشاعت کرو علم کی ہر گھڑی
تم اخلاق اچھے کرو اختیار
جو تم سے جُدا ہو تم اُس سے ملو
جو لعنت کرے اُسپہ رحمت کرو
رکھو ظاہر و باطن اللہ کا ڈر
دِل اپنا اسی جاں پہ شیدا کرو
یہی ہے گناہ سوز فطرت کی بات
فرشتوں پہ ایمان لانا ہے کیا
کتابیں خدا کی جو نازل ہوئیں
جو تعلیم اس میں ہے اسپر چلو
ہدایات جو لائے ہیں انبیاء
ہے نبیوں کا سردار احمد نبیؐ
ہے وُہ قول و فعل و عقیدہ قبول
فرشتوں کا اِنکار جس نے کیا
قیامت کے دن پر بھی ایمان ہو
ہر اک نیک و بد اُس نے جتلا دیا
رکھو روزے سب مال کی دو زکوٰۃ
زن و مرد قائم کرو کل نماز
جو ہو استطاعت تو حج بھی کرو

رہو شاکرِ حق ہر اک حال میں
پریشاں حسد سے نہ ہو بے خبر
بُرے کام کرنے سے بچتے رہو
کہ فیاضی ہوتی ہے نافع بڑی
رذائل سے بچتے رہو میرے یار
جو محروم رکھے تمہیں۔ اُس کو دو
بدی جو کرے تم بُرا مت کرو
کہ مطلوب مقصود ہے دادگر
خُدا کا یقیں دل میں پیدا کرو
یہی ہے مُحبّو کلیدِ نجات
کریں نیک تحریک لاؤ بجا
وُہ قرآن میں ساری شامل ہوئیں
ہر اِک علم کو اُس کے تابع کرو
دل و جان سے اُسکی کرو اقتدا
کرو اُس کی سُنّت کی سب پیروی
جو بتلائے اللہ کا سچا رسولؐ
وُہ اسلام سے گویا خارج ہوا
جہاں جسم سے جمع پھر جان ہو
یہ قانون لوگوں کو بتلا دیا
نتیجہ ہے تقوٰی ملے گی نجات
کہ ہے کفر و اسلام میں امتیاز
ہر اک وقت اسلام کا دم بھرو

خُدا کے نبیؐ پر درُود اور سلام
اسی پر ہے اِس نظم کا اِختتام

نوٹ: یہ پہلا منظوم ہے جو میں نے بارگاہِ رسالت میں بعمر ۲۰-۲۱ سال پیش کیا تھا۔ اور اب بغیر ترمیم کے دیکھنے کیلئے پھر شائع کیا ہے (اکمل)

# وصیتیں!

۴۳۰۱۔ منکہ کنیزہ فاطمہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم زوجہ میر عطاء اللہ قوم میر عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جودھپور ریاست۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۱۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے بعد میری جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر مبلغ پانچہزار روپیہ تھا۔ جسمیں سے چار ہزار روپیہ میں نے اپنے شوہر کو معاف کر دیا ہے۔ اور اب میری کل جائیداد موجودہ مبلغ ایک ہزار حق مہر۔ زیورات طلائی مبلغ چھ سو روپیہ کل ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ ۱۵/۱/۳۵

العبد:۔ کنیز فاطمہ بیگم احمدی۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر احمد خان احمدی جودھپور۔ گواہ شد:۔ عطاء اللہ خان احمدی از جودھپور شوہر موصیہ۔

۴۳۰۶۔ مسماۃ حمیدہ زوجہ قاضی عبد الحمید بلیڈر قوم قریشی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن امرتسر متصل اسلامیہ کالج ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد صرف حسب ذیل ہے زیور طلائی قیمتی مبلغ ۳۵۰/ (تین سو پچاس روپیہ) حق مہر جو ابھی بذمہ خاوندم واجب الادا ہے۔ مبلغ ۵۰۰/ (پانچ سو روپیہ) میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ یعنی میرے مرنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ نیز اگر میری وفات کیوقت کوئی اور جائیداد بھی میری ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ گواہ شد:۔ قاضی عبد الحمید بلیڈر امرتسر خاوند موصیہ

العبد:۔ حمیدہ زوجہ قاضی عبد الحمید بلیڈر سکنہ امرتسر متصل اسلامیہ کالج

گواہ شد:۔ سید بہاول شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر ۳/۳/۳۵

۴۳۰۸۔ مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ صوفی نبی بخش قوم اوان پیشہ زراعت عمر قریباً ۴۶ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۲ء ساکن سید کیران ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو میرے ورثاء بعد میری وفات کے داخل خزانہ انجمن کر دینگے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام فاطمہ زوجہ صوفی نبی بخش احمدی محلہ باب الانوار حال قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد:۔ صوفی نبی بخش احمدی شوہر موصیہ بقلم خود حال وارد قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ شیخ عابد علی ولد شیخ اکبر علی حال وارد قادیان محلہ دار الفضل ضلع گورداسپور ۳/۳۵

۶۱۰۸ میں مسماۃ زینب بیگم بنت مدد خان قوم راجپوت عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے غیر منقولہ مبلغ دوہزار روپیہ بصورت مہر جو کہ میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ اور زیور یکصد روپیہ کا ہے ٭ گواہ شد:۔ محمد خان بقلم خود انسپکٹر بیت المال قادیان ٭ العبد:۔ زینب بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ عبدالواحد بقلم خود شوہر موصیہ نبی پور متصل گورداسپور

## مصباح کی توسیع اشاعت

خواتین جماعت احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش فرمائیں۔ کیونکہ اس کا خرچ آمد سے بڑھ رہا ہے۔ ”خلق محمدی“ نہایت مفید نظم ہے۔ اس کو بطور تحفہ اپنے اقرباء کے بچوں میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔ نیز اچھے اچھے مضامین سے قلمی امداد فرمائیں۔ جو مضامین اور رپورٹیں آچکی ہیں ٭ اگلے اخبار میں چھپینگی۔ ۱۵ اپریل کا پرچہ یکم مئی کے ساتھ ہی شائع ہو رہا ہے

## تصحیح

وصیت نمبر ۴۲۷۴۔ جو اخبار مصباح مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۵ء میں درج ہوئی ہے اسکے متعلق عرض ہے کہ وہ غلط چھپی ہے۔ آپ براہ مہربانی ”مسماۃ زینب بیگم زوجہ میاں حسن اللہ صاحب“ کی بجائے ”مسماۃ زینب بیگم زوجہ میاں حسن احمد صاحب“ اور قریباً چار تولہ (۴ تولہ) سونا کی بجائے ”چالیس تولہ (۴۰ تولہ) سونا“ چھپوائیں۔ وصیت میں تین جگہ پر میرا نام حسن اللہ لکھا گیا ہے۔ براہ مہربانی تینوں جگہ پر حسن احمد لکھوائیں ٭ (دیتر۔ حسن احمد چوہٹہ مفتی باقر لاہور)

## ”دُرِّ شاہوار“

مولانا ابوالفضل محمود قادیان نے دُرِّ شاہوار کے نام سے تبلیغی ٹریکٹوں کا ایک نہایت مفید سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو کلام مسیح موعودؑ کا انتخاب ہوتا ہے۔ اسکی تیرھویں اشاعت میرے سامنے ہے چھوٹی تقطیع کے ۳۲ صفحے ایک آنہ میں چھ کاپی دیتے ہیں اور ۴ صفحے کے ٹریکٹ ایک آنہ میں ۱۲ عدد۔ احباب کو چاہیئے کہ آنے دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر نمونے طلب کریں اور پھر حسب ضرورت منشاء منگواتے رہیں ٭


## اگر آپکا چہرہ کیلوں یا چھائیوں سے بدنما ہو گیا ہو تو

# فیسٹرین رجسٹرڈ

سے خوبصورتی کو دوبارہ حاصل کریں (۱) فیسٹرین کے متعلق مسٹر ڈاکٹر شجاعت علی صاحب ایم۔ ڈی لاہور سے تحریر فرماتی ہیں ”آپکی دوا فیسٹرین استعمال کی بیحد مفید ثابت ہوئی“ (۲) ڈاکٹر عبدالمجید صاحب احمدی ایم۔ بی۔ ایس لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور سے لکھتے ہیں ”آپکی تیار کردہ فیسٹرین کو چہرے کے داغوں۔ چھائیوں اور مہاسوں وغیرہ کے لئے بیحد مفید پایا۔“

قیمت:۔ فی شیشی صرف ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ فیسٹرین فارمیسی مکتسر فیروزپور پنجاب

زنانہ لٹریچر میں شاندار اضافہ

# ”آرائش جمال باتصویر“

مصنفہ محترمہ وزیر بیگم ضیاء ادیب فاضل (لاہور)

یہ کتاب زنانہ سنگھار کے متعلق عہد حاضرہ کی بہترین تالیف ہے آجتک ہندی یا اُردو زبان میں بیوٹی کلچر یعنی خوبصورتی بڑھانے کے علم پر کوئی کارآمد کتاب نہیں چھپی تھی۔ اس کمی کو **آرائش جمال** نے پُورا کر دیا ہے۔ زنانہ لب و لہجہ زبان کی پاکیزگی اور خیالات کی ندرت کے اعتبار سے ہندوستان بھر میں اس کتاب کی دُھوم مچ گئی ہے۔

**خصُوصیات:** اس کتاب کے شروع میں فخرِ نسواں محترمہ بیگم شاہنواز ممبر گول میز کانفرنس (لندن) نے تعارفی نوٹ لکھا ہے اور ملک کے مشہور ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی۔ایم۔ایس نے طویل دیباچہ سپرد قلم فرمایا ہے پہلا حصہ حسن صحت کے متعلق ہے جسمیں غذا ورزش غسل وغیرہ کے ذریعہ سے صحت قایم رکھنے اور جسم کا بھداپن دُور کرنیکے طریقے بیان کئے گئے ہیں دوسرے حصہ میں حُسنِ اندام پر بحث کیگئی ہے اسمیں سر کی چوٹی سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک خوبصورتی حاصل کرنے کیلئے موقعہ بموقعہ اُبٹن مسی۔ غازے۔ کریم۔ کاجل خضاب۔ شیمپو تیل وغیرہ زنانہ ضروریات کے دو سو ایسے نسخے بتلائے گئے ہیں جو معمولی لاگت سے گھر میں خود تیار کئے جاسکتے ہیں تیسرے حصہ میں حسن افزا اشیاء لباس ساڑھی۔ عطریات وغیرہ کے متعلق علمی نکات اور قیمتی مشورے درج ہیں حصہ چہارم میں حسن سیرت کو نظر انداز نہیں کیا گیا آداب مجلس اور خاوند کو خوش رکھنے کا راز بتایا گیا ہے۔ حصہ پنجم میں آرائش و زیبایش کے متعلق بعض ضروری متفرق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

ہر عورت خوبصورتی ہنر اور سلیقہ کے طفیل گھر کو بہشت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ اسلئے ہر عقلمند بی بی کا فرض ہے۔ کہ خوبصورتی کی نگہداشت میں غفلت نہ کرے زمانہ حال کی روشن خیال خواتین کیلئے اسکا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ کتاب موزوں دستی تصاویر کے علاوہ آرٹ پیپر پر فوٹو بلاک کی دو درجن سے زیادہ دلکش تصو

لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلٰی قیمت فی

ملنے کا پتہ

**کتب خانہ طبِ جدید میورو**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

لگیگا پتیاں سبز پھول گلابی ڈی ایم سی سے کاڑھیں ۔

...سلام شیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ۔